آگے کیا ہونے والا ہے؟

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی

850 سالہ

مؤلف و مصنف

نوابزادہ نیاز دل خان

سابق کمشنر اینڈ ایڈووکیٹ

مرکزی صدر عوامی تحریک احتساب

آگے کیا ہونے والا ہے؟

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی

850 سالہ

سنسنی خیز انکشافات کا شہرہ آفاق مجموعہ

مؤلف و مصنف

نوابزادہ نیاز دل خان

سابق کمشنر اینڈ ایڈووکیٹ
مرکزی صدر عوامی تحریک احتساب

عطار پبلیکیشنز گلبرگ 3 پشاور صدر فون: 0301-5959493

اندھیری شب ہے، جدا اپنے قافلے سے ہے تُو
ترے لئے ہے مرا شعلۂ نوا قندیل

اقبال

قدرت کردگار مے بینم
حالتِ روزگار مے بینم

(میں اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھ رہا ہوں، میں زمانہ کی حالت دیکھ رہا ہوں)

از نجوم ایں سخن نمے گویم
بلکہ از کردگار مے بینم

(میں یہ بات علم نجوم کے ذریعہ سے نہیں کہہ رہا ہوں، بلکہ ذات باری تعالیٰ کی طرف سے دیکھ رہا ہوں)

(حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ)

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر

مختصر ترین درود و سلام

حدیث شریف میں ہے کہ ایک بار درود و سلام پیش کرنے سے دس رحمتیں ملنے اور دس گناہ معاف ہونے کے علاوہ جو دس درجے بلند کیے جاتے ہیں، ان میں ایک درجے اور دوسرے درجے کے درمیان ایک سو برس کا فاصلہ ہے یعنی دس درجات میں ایک ہزار برس کا فاصلہ ہے۔ لہٰذا ایک سو مرتبہ درود و سلام بھیجنے سے درجات کی بلندی کا فاصلہ ایک لاکھ برس کے برابر بن جاتا ہے۔

یہ مختصر درود و سلام ایک منٹ میں 30 سے زائد مرتبہ پڑھے جاسکتے ہیں۔

۱۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمۡ

۲۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمۡ

۳۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمۡ

۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكۡ وَ سَلِّمۡ

☆ شاعر مشرق، حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ ”میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف کا وِرد کیا ہے“۔

☆ علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ ”میرا معمول ہے، میں روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں“۔

☆ امام جلال الدین سیوطیؒ نے درود و سلام کی کثرت سے 35 مرتبہ عالم بیداری میں اپنی آنکھوں سے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔

(کتاب درود و سلام تحریر راجہ رشید محمود ایڈیٹر ”ماہنامہ نعت“ لاہور)

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی بارگاہ میں

یہ کمالِ پیش گوئی ، یہ خزینۂ عجیب
یہ اللہ کی ہے عنایت ، بڑے جن کے ہیں نصیب

یہ لوح و قلم کے راز ، ہوئے تم پہ کیسے فاش
یاں ہنگامہ ہائے حاضر ، پہ خموش ہیں خطیب

بادشاہ ہو یا امیر، ہیں نفس کے سب اسیر
جائیں ، جائیں ، کہاں جائیں لوگ عاجز اور غریب

بستی عدم آباد ، ہوئی عدل سے آباد
فتنوں کی ہے فراوانی ،بس قیامت ہے قریب

برگزیدہ تیری ہستی، ہے دُعا تیری قبول
ہم گھرے ہیں آفتوں میں ، سائے چھائے ہیں مہیب

(نوابزادہ وقار دل)

[illegible] سید عبداللہ [illegible] بن امام [illegible] صادقؒ بن امام محمد باقرؒ بن امام زین العابدین بن امام حسینؓ بن علیؓ۔ اس طرح حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کا شجرۂ نسب کئی واسطوں سے حضرت علیؓ تک جا پہنچتا ہے۔

ان کے آباواجداد اہل مکاشفہ اور اہل ریاضت میں سے تھے اور بلند روحانی مراتب پر فائز تھے۔ حضرت نعمت اللہ شاہ کے اجداد شام کے شہر حلب میں سکونت رکھتے تھے اور وہیں پر ان کی ولادت باسعادت ہوئی۔ بعد میں ان کے اجداد ایران آئے۔ ان کی والدہ سیدہ ایران کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ بچپن ہی سے حضرت نعمت اللہ کی پیشانی سے رشد وہدایت کے آثار نمایاں تھے۔ مختلف علوم شیخ رکن الدین شیرازی سے حاصل کیں، جبکہ علم کلام شیخ شمس الدین مکی سے سیکھا۔ انہوں نے قرآن پاک سید جلال الدین خوارزمی سے پڑھا۔ وہ ابتداء ہی سے اولیاء کرام اور صوفیاء عظام کی صحبت کی طرف راغب تھے۔ بعض کے نزدیک حضرت نعمت اللہ شاہ ولی بخاری بخارا کے باشندے تھے مگر تحصیل علوم اور شوق سیاحت کے سلسلے میں ایران، افغانستان، مصر اور شام وغیرہ کا سفر کیا۔ اس دوران وہ بخارا، بدخشاں، سمرقند، تبریز، ملتان اور کشمیر بھی گئے۔ انہوں نے کئی اجتماعات دیکھے اور ان سے استفادہ کیا۔ مکہ مکرمہ کے سفر کے دوران آپ شیخ عبداللہ یافعی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے فیض حاصل کیا۔ اس وقت آپ کی عمر 24 سال تھی۔ وہاں آپ نے 7 سال تک قیام کیا اور پھر مکہ مکرمہ سے مصر چلے گئے جہاں آپ نے سلطان حسن اخلاقی سے ملاقات کی۔ حضرت نعمت اللہ شاہ نے ماورالنہر کے سفر کے دوران چند دن شہر تبریز میں گذارے۔ اور کوہستان سمرقند میں بھی قیام کیا۔ موسم سرما غاروں میں بسر کرتے۔ برف کی کثرت سے راستے بند ہوگئے تھے جب لوگوں نے اس سید کو غاروں میں دیکھا اور اس کے کرامات دیکھے تو ہزاروں لوگوں نے اس کی بزرگی اور معرفت کا اعتراف کیا۔ بعدازاں وہ کرمان کی طرف گئے اور کوہ بنان میں ٹھہرے۔ چند دن بعد وہ یزد گئے اور وہاں ایک خانقاہ بنائی، جہاں دور ونزدیک سے عوام اور علماء نے اُن کے پاس آنا شروع کردیا۔ اُس وقت کے علماء اور فضلاء ان

کے روحانی مراتب کو ادب واحترام اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

حضرت نعمت اللہ شاہ بخاری ستارۂ مریخ کے عامل ہونے کے علاوہ ایک زبردست جفار بھی تھے۔آپ کو علم الاخبار اور علم الاحکام پر بھی عبور حاصل تھا۔آپ نے علم جفر کے مستحصلہ کے تین خاص الخاص طریقے خود ایجاد فرمائے ہیں۔سید نعمت اللہ شاہ ولی نے 105 سال کی عمر میں ایران کے مشہور شہر کرمان میں وفات پائی۔سلطان شہاب الدین احمد بہمنی جو اُن کے مریدوں میں سے تھے،اپنے معتمد خاص کے ذریعے ان کی قبر پر گنبد اور وسیع بارگاہ تعمیر کی۔

استغفار

اللہ تبارک وتعالیٰ سے مغفرت (اپنے گناہوں کی بخشش) مانگنے کو استغفار کہتے ہیں۔قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہی نہیں ہے کہ لوگ استغفار کرنے والے ہوں اور پھر ان کو عذاب دیں“۔(سورۃ الانفال)

1۔ مختصر ترین کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُاللہ (ترجمہ) ”میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔“اس مختصر کلمہ استغفار کا ورد ایک منٹ میں 100 مرتبہ ہوسکتا ہے۔

2۔ اَسْتَغْفِرُاللہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ (ترجمہ) ”میں اللہ سے جو میرا رب ہے، ہر گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور اُس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔“ یہ کلمہ استغفار ایک منٹ میں 30 مرتبہ پڑھا جاسکتا ہے۔

3۔ اَسْتَغْفِرُاللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

(ترجمہ) ”میں اُس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔وُہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اُور عالم کا بندوبست فرمانے والا ہے اُور میں اُس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔“

یہ کلمہ استغفار ایک منٹ میں 20 مرتبہ ادا ہوسکتا ہے اس کلمۂ استغفار کے بارے حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سونے کے لئے بستر پر لیٹتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور میں تین مرتبہ یہ کلمۂ استغفار پڑھ کر توبہ واستغفار کرے، تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اگر چہ وُہ درختوں کے پتوں اُور مشہور ریگستان عالج کے ذرّوں اُور دُنیا کے دنوں کی طرح بے شمار ہُوں۔(معارف الحدیث، جامع ترمذی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی آٹھ سو پچاس سالہ پیشن گوئی

1. ابتدائیہ

اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے برگزیدہ بندے جو اپنی تمام تر زندگی اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اس کی عبادت اور زہد و تقویٰ کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جب چاہے اپنی خصوصی عنایت سے ولی، ابدال، قطب اور غوث جیسے اعلیٰ و ارفع روحانی مراتب پر فائز کر دیتے ہیں جہاں ان سے خارق عادت اور کشف و کرامت کا ظہور ہوتا ہے اور وہ ہاتف غیبی، القاء اور الہام کا ادراک رکھتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "میری اُمت کے بعض علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی مثل ہوں گے"۔ صوفیائے کرام کے نزدیک علماء سے یہی گروہ اولیاء مراد ہے۔

انہی اولیاء کرام میں سے آج سے قریباً آٹھ سو پچاس 850 سال قبل ایک مشہور و معروف صوفی. باکمال حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں جن کے ہزاروں فارسی اشعار پر مشتمل دیوان کے علاوہ ایک قصیدہ بہت مشہور ہے جس میں اس برگزیدہ ولی اللہ نے آنے والے حوادث کی پیشن گوئی فارسی اشعار کی صورت میں کی ہے، جو آج تک حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوتی چلی آ رہی ہے۔ قصیدے کے اشعار مختلف حوالوں سے دو ہزار کے قریب بتائے جاتے ہیں لیکن ہمیں کافی کوشش کے باوجود کم و بیش تین سو اشعار سے زیادہ دستیاب نہ ہو سکے۔ لہٰذا پیشن گوئی کا یہ انمول قصیدہ ہم سے مزید تحقیق اور جستجو کا تقاضا کرتا ہے۔

انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے جب ہم حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کے قصیدے لکھنے کی تاریخ سے 100 تا 700 سال بعد آنے والے برِعظیم پاک و ہند کے بادشاہوں کے نام ترتیب وار ان کے قصیدے کے اشعار میں پڑھتے ہیں جبکہ وہ حکمران ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ وہ سب سے پہلے مشہور مغل بادشاہ امیر تیمور کا نام اس کی پیدائش سے قریباً 200 سال قبل اپنے پیشن گوئی کے ایک ابتدائی شعر میں لکھتا ہے۔ اس کے

والے ہندوستان میں مغلیہ خاندان کے حکمران بابر، ہمایون (درمیان میں شیر شاہ آفغان)، اکبر، جہانگیر، شاہجہان کے نام ان کے اشعار میں آتے ہیں اور یوں خاندان مغلیہ کے 300 سالہ دور حکومت کی ترتیب وار پیشن گوئی کرتے ہوئے وہ انگریزوں کے ہند میں آمد تک خاندان مغلیہ کے قریباً تمام حکمرانوں اوران کی مدت حکمرانی بیان کر دیتے ہیں۔ صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی تمام حجابات سے پردہ اُٹھاتے ہوئے وہ اس کرۂ ارض پر تا قیامت نمودار ہونے والے کم وپیش تمام بڑے واقعات اور حوادث کو اپنے قصیدے میں بیان کرتے ہیں جو ماضی کی تاریخ کی روشنی میں بالکل صحیح، واضح اور عام فہم ہیں۔ جبکہ مستقل میں ظہور پذیر ہونے والے واقعات کے لئے انتظار کرنا ایک فطری امر ہے۔

اس کتاب میں حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی پیشن گوئی کے قصیدے کے تمام اشعار موجود نہیں۔ بلکہ اس میں ان کی وسیع پیشن گوئی کے چیدہ چیدہ فارسی اشعار اوران کے ترجے، توضیح اور تشریح پیش کی گئی ہے، تا کہ ان سے استفادہ کرتے ہوئے دنیا میں بالعموم اور برصغیر پاک و ہند میں بالخصوص گزرے ہوئے اور مستقبل قریب یا بعید میں رونما ہونے والے بڑے بڑے واقعات، حادثات اور انقلابات کے پردوں میں جھانک کر مسلم اُمہ مادی، سیاسی اور روحانی طور پر عدم توجہی سے گریز کرتے ہوئے عالم غیب کے اس نایاب خزانے کی راہنمائی میں پُر آشوب مستقبل سے نمٹنے کے لئے ابھی سے تیاری کریں کہ یہی پیش بینی، دوراندیشی اوردانشمندی پیشن گوئی قصیدے کی غرض وغایت اور مقصد ومدعا نظر آتا ہے۔ بقول اقبال:

کھول کر آنکھیں میرے آئینہ گفتار میں
آنے والے دَور کی دُھندلی سی اک تصویر دیکھ!

2. حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی پیشن گوئی کے قصیدے میں تین مختلف قسم کے ردیف اور قافیہ استعمال ہوئے ہیں۔ بعض اشعار کے ردیف ''مے بینم'' (میں دیکھ رہا ہوں) اور بعض کی ردیف ''پیدا شود'' (پیدا ہوگا) اور بعض اشعار میں قافیہ زمانہ، بہانہ، غائبانہ وغیرہ استعمال ہوا ہے۔

حصہ اول (ا): ماضی کی پیشنگوئی (ردیف پیدا شود)

3. اب حضرت نعمت اللہ شاہ ولی ''پیدا شود'' (پیدا ہوگا) کی ردیف میں ہندوستان میں مغلیہ خاندان کے حکمرانوں کی پیشن گوئی کی ابتداء اس شعر سے کرتے ہیں:

راست گویم بادشا ہے درجہاں پیدا شود
نامِ اُو تیمور شاہ صاحبقراں پیدا شود

ترجمہ: میں سچ کہتا ہوں کہ ایک بادشاہ دنیا میں پیدا ہوگا اس کا نام تیمور شاہ ہوگا اور وہ صاحبقراں ہوگا۔

تشریح: تیمور شاہ نے 1398ء میں ہندوستان کے بادشاہ محمد تغلق کو شکست دیکر ہندوستان پر قبضہ کر لیا تھا اس کے چند غیر اہم جانشینوں کے بارے اشعار کو اختصار کی خاطر نظر انداز کیا گیا۔

4. از سکندر چوں رسد نوبت بہ ابراہیم شاہ
ایں یقیں دار فتنہ در ملک آں پیدا شود

ترجمہ: جب سکندر لودھی سے ابراہیم لودھی تک نوبت پہنچ جائے گی، تو اس بات کو یقین سے سمجھ کہ اس کی بادشاہی میں فتنہ پیدا ہوگا۔

تشریح: ہندوستان میں خاندان مغلیہ کے بانی حکمران ظہیر الدین بابر جو امیر تیمور یا تیمور شاہ کی پانچویں پشت میں سے تھے، نے 1526ء میں پانی پت کی پہلی لڑائی میں لودھی خاندان کے آخری حکمران ابراہیم لودھی کو شکست دیکر دہلی پر قبضہ کر لیا تھا۔

5. بابر کے متلعق حضرت نعمت اللہ شاہ بابر کے اقتدار میں آنے سے 350 سال قبل اپنے ایک شعر میں مندرج تاریخ 570ھ ہجری بمطابق 1174ء عیسوی میں پیشن گوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ
پس بہ دہلی والئی ہندوستاں پیدا شود

ترجمہ: اس کے بعد ملک کابل کا بادشاہ بابر دہلی میں ہندوستان کا والی ظاہر ہوگا۔

6. بابر کے بیٹے ہمایون اور اس دوران ایک آفغان کے ظاہر ہونے کے بارے لکھتے ہیں:

باز نوبت از ہمایوں مے رسد از ذوالجلال

ہم در آں افغاں یکے از آسماں پیدا شود

ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بادشاہی ہمایوں تک پہنچے گی۔ جبکہ اسی دوران قدرت کی طرف سے ایک آفغان (شیر خان) ظاہر ہوگا۔

.7 حادثہ رُو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ

آنکہ نامش شیر شاہ اندر جہاں پیدا شود

ترجمہ: ہمایون بادشاہ کو حادثہ پیش آئے گا کیونکہ شیر شاہ (سوری) نام کا ایک شخص دنیا میں ظاہر ہوگا۔

تشریح: تاریخ ہند بتاتی ہے کہ شیر خان سے شکست کھانے کے بعد ہمایون نے نظام سقہ کے ذریعے دریائے گنگا پار کر کے جان بچائی اور ایران کے بادشاہ کے پاس پناہ لی۔ جس نے اس کی بڑی قدر و منزلت کی۔ اور چند سال بعد جب شیر شاہ سوری چل بسا تو ہمایوں نے شاہ ایران کی مدد سے 1555ء میں دوبارہ ہندوستان پر قبضہ کر لیا اور 1530ء سے 1556ء تک حکومت کی۔

.8 پس ہمایوں بادشاہ بر ہند قابض مے شود

بعد ازاں اکبر شاہ کشور ستاں پیدا شود

ترجمہ: اس طرح ہمایون بادشاہ ہندوستان پر قبضہ کر لے گا اس کے بعد اکبر (بیٹا) ملک کا بادشاہ بن جائے گا۔ (چنانچہ جلال الدین محمد اکبر نے قریباً 50 سال تک ہندوستان پر بادشاہت کی)۔

.9 بعد ازاں شاہ جہانگیر است گیتی را پناہ

اینکہ آید در جہاں بدرِ جہاں پیدا شود

ترجمہ: اس کے بعد جہانگیر عالم پناہ ہوگا۔ یہ مہتاب کامل کی طرح تخت پر جلوہ گر ہوگا۔

تشریح: نورالدین جہانگیر نے 1605ء سے 1627ء تک ہندوستان پر حکمرانی کی۔ جہانگیر اپنے عدل و انصاف کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کا مقبرہ شاہدرہ لاہور میں ہے جس سے دو تین سو گز کے فاصلے پر اس کی بیوی ملکہ نور جہاں کا مزار ہے۔

.10 چوں کند عزم سفر آں ہم سوئے دار البقاء

ثانی صاحب قران شاجہاں پیدا شود

ترجمہ: جب وہ دارالبقاء کی طرف سفر کرے گا تو اس کے بعد شاہجہان (بیٹا) تخت نشین ہوگا۔

.11 بیشتر از قرن کمتر از چہل شاہی کند

تا کہ پسرش خود بہ پیشش آں زماں پیدا شود

ترجمہ: وہ قرن سے زیادہ اور چالیس سال سے کم بادشاہی کرے گا جبکہ اس کا بیٹا (اورنگزیب) اس کے سامنے ہی اس وقت تخت پر جلوہ افروز ہو جائے گا۔

تشریح: یہاں پر یہ بات کسی قدر قابل توجہ ہے کہ قصیدہ ہذا میں جہاں ''پیدا شود'' کی ردیف کے دستیاب اشعار میں امیر تیمور اور ظہیر الدین بابر سے لیکر خاندان مغلیہ کے آخیر تک تمام حکمرانوں کے ناموں کا ترتیب وار ذکر موجود ہے وہاں صرف محی الدین اورنگزیب کا نام کسی بھی شعر میں نہیں ہے اگر چہ اس کے مخصوص نام ''اورنگزیب'' کے بغیر اس کا ذکر اپنے باپ شاہجہان کے بعد اشعار میں موجود ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے نام سے متعلقہ شعر قصیدے کے باقی سینکڑوں اشعار کی طرح دستیاب نہ ہوسکا ہو۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اورنگزیب جس نے قریباً 50 سال تک ہندوستان پر بادشاہی کی، واحد مغل حکمران ہے، جس نے تخت نشینی کے صدیوں پرانے روایات سے انحراف کرتے ہوئے نہ صرف اپنے باپ شاہجہان کو گوالیار کے قلعہ میں قید کیا بلکہ تخت کے اصل وارث اپنے بڑے بھائی داراشکوہ کو شکست دینے کے بعد ہاتھی کے پیچھے باندھ کر اسے گھسیٹتے گھسیٹتے ہزاروں مرد وعورتوں کی آہوں اور سسکیوں کے درمیان ان کے سامنے قتل کروایا۔ داراشکوہ اولیاء کرام اور صوفیاء عظام کا نہایت قدردان تھا۔ دنیائے اسلام کے سینکڑوں نامور اولیاء اور بزرگان دین کے حالات پر مشتمل داراشکوہ کی کتاب سفینۃ الاولیاء (اُردو ترجمہ) تصوف کی معروف ومستند کتاب کے طور پر مشہور ہے۔

اورنگزیب کے بعد خاندان مغلیہ کا زوال شروع ہو چکا تھا۔ لہٰذا اورنگزیب عالمگیر کے بعد آنے والے بہت سارے غیر معروف جانشینوں کے نام اگر چہ اشعار میں موجود ہیں لیکن ہم انہیں نظر انداز کرتے ہوئے 1739ء میں دہلی کے قتل عام کے تذکرہ کی طرف آتے ہیں۔ جس کی پیشن گوئی حضرت نعمت اللہ شاہ ولی نے

ریباً 600 سال قبل ہجری 548 بمطابق 1153 عیسوی میں کی گئی۔ وہ فرماتے ہیں:

12: نادر آید ز ایران نے ستاند تخت ہند

قتل دہلی پس بہ زور تیغ آں پیدا شود

ترجمہ: نادر شاہ ایران سے آکر ہندوستان کا تخت چھین لے گا۔ لہٰذا اس کی تلوار کے زور سے دہلی کا قتل عام ہوگا۔

تشریح: نادر شاہ نے 1739ء میں ہندوستان پر حملہ کر کے قریباً دو ماہ تک دہلی میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کیا۔ جب ایک دن کسی نے نادر شاہ کے قتل کی افواہ اڑائی تو دہلی کے سپاہیوں نے نادر شاہ کے بہت سے سپاہی قتل کر ڈالے۔ اس پر نادر شاہ نے آگ بگولا ہو کر دہلی کے قتل عام کا حکم دیا اور یوں مورخین کے مطابق بارہ گھنٹے کے اندر اندر ڈیڑھ لاکھ کے قریب باشندگان دہلی قتل ہوئے۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی پیشن گوئی قصیدے کے دستیاب اشعار کا متعدد بار بہ غور مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ بعض اشعار جا بجا غائب ہو گئے ہیں جبکہ بعض اشعار کی سلسلہ وار ترتیب میں فرق پڑ گیا ہے۔ کیونکہ اشعار کا بہت قدیم دور سے تعلق رکھنے کی بناء پر ایسا ہونا بعید از قیاس نہیں ہے۔

13. حضرت نعمت اللہ شاہ ولی ایک بار پھر بابر کے دور حکومت کی طرف پلٹتے ہوئے سکھوں کے بانی پیشوا گرونانک کا ذکر بھی کرتے ہیں:

شاہ بابر پادشاہ باشد پس از وے، چند روز

درمیانش یک فقیر از سالکاں پیدا شود

ترجمہ: بابر بادشاہ جو ہوگا اس کے چند روز بعد بعض سالکوں کے درمیان ایک فقیر پیدا ہوگا۔

نام او نانک بود آرد جہاں باوے رجوع

گرم بازار فقیر بیکراں پیدا شود

ترجمہ: اس کا نام نانک ہوگا۔ بہت سے لوگ اس کی طرف رجوع کرینگے۔ اس بے اندازہ فقیر کا بازار گرم ہوگا اور چرچا ہوگا۔

ترجمہ: ملک پنجاب کے درمیانی حصہ میں اس کی بڑی شہرت ہوگی۔ سکھ قوم اس کی مرید ہوگی اور وہ ان کے پیر کے طور پر نمایاں ہوگا۔

تشریح: گرونانک 1441ء میں پیدا ہوئے اور 1538ء میں ان کا انتقال ہوا۔

14. قوم سکھانش چیرہ دستی ہا کند در مسلمین
تا چہل ایں جور و بدعت اندر آں پیدا شود

ترجمہ: سکھ قوم مسلمانوں پر بہت ظلم وستم کرے گی۔ یہ ظلم و بدعت چالیس سال تک اس میں ظاہر ہوتا رہے گا۔

15. بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندویاں تمام
تا صدی حکمش میاں ہندوستاں پیدا شود

ترجمہ: اس کے بعد عیسائی تمام ملک ہندوستان پر قبضہ کرلیں گے۔ ایک سو سال تک ان کا حکم ہندوستان پر چلتا رہے گا۔

ظلم و عداوت چوں فزوں گردد بر ہندوستانیاں
از نصاریٰ دین و مذہب را زیاں پیدا شود

ترجمہ: جب اہل ہند پر ظلم و عداوت کی زیادتی ہو جائے گی تو عیسائیوں کی طرف سے دین اور مذہب کو بہت نقصان پہنچ جائے گا۔

تشریح: ہندوستان کے انگریز وائسرائے لارڈ کرزن نے یہ پیشن گوئی اس وجہ سے قانوناً ممنوع قرار دی تھی کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم انگریزوں کی حکومت ہندوستان پر صرف ایک سو سال تک رہے گی۔ معلوم ہونا چاہیے کہ دین اسلام میں فتنہ پیدا کرنے کی غرض سے انگریزوں نے مسلمانوں کے اندر مرزائیوں اور قادیانیوں کا بیج بویا جس سے دین اسلام کو بہت نقصان پہنچا اور بہت سے مسلمان گمراہ اور مرتد ہو گئے۔

16. احتوآء سازد نصاریٰ را فلک در جنگ جیم
نکبت وادبا رایشاں رانشاں پیدا شود

ترجمہ: جنگ جیم یعنی جرمن کی جنگ میں آسمان عیسائیوں کو مبتلا کردے گا اوران کے لئے تباہی وبربادی کا نشان ظاہر ہوگا۔

تشریح: یہ جنگ عظیم اول 1914ء سے 1918ء تک رہی۔ پھر اکیس سال بعد دوبارہ 1939ء سے 1945ء تک جنگ عظیم دوئم جرمنوں سے عیسائیوں کی طرف لڑی گئی۔

فاتح گردد نصاریٰ لیکن از تاراج جنگ
ضعف بیحد در نظام حکم شاں پیدا شود

ترجمہ: اگرچہ اہل برطانیہ جرمنوں پر فتح پالیں گے لیکن جنگ کی تباہ کاریوں سے ان کے نظام حکم میں بہت زیادہ کمزوری پیدا ہو جائے گی۔

تشریح: یہاں یہ حقیقت بیان کرنا ضروری ہے کہ جنگ عظیم اول، جنگ عظیم دوئم، انگریزوں کا ہندوستان دو حصوں میں تقسیم کرنا اور خود ہندوستان کو چھوڑ کر چلے جانے اور اس کے پیچھے اور اس کے آگے رونما ہونے والے واقعات، حالات اور حادثات کو حضرت نعمت اللہ شاہ ولی نے اپنے پیشن گوئی کے دوسرے قافیہ مثلاً زمانہ، تاجرانہ اور حاکمانہ وغیرہ میں دوبارہ زیادہ تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ لیکن فی الحال ''پیدا شود'' کے ردیف میں ہی ان کی پیشن گوئی کو اختتام تک پہنچاتے ہیں۔ جس کے بعد دوسرے قافیہ کے ذریعے پیشن گوئی کو زیادہ تفصیل اور طوالت کے ساتھ پُر اسرار انجام تک پہنچاتے ہیں جہاں قربت قیامت کی نشانیاں صاف اور واضح طور پر سامنے آجاتی ہے۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی اپنے ''پیدا شود'' ردیف کے اشعار کو آگے بڑھاتے ہوئے انگریزوں کے بارے میں اپنی پیشن گوئی میں فرماتے ہیں:

واگزارند ہندرا از خود مگر از مکرشاں
خلفشار جانگسل در مردماں پیدا شود

ترجمہ: اگر چہ انگریز ہندوستان کو خود ہی چھوڑ جائیں گے لیکن وہ اپنے مکر وفن سے لوگوں میں ایک جان لیوا جھگڑا چھوڑ جائیں گے۔

تشریح: قیاس وقرائن کی رُو سے یہ جھگڑا مسئلہ کشمیر ہی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ پیشن گوئی میں بعض مقامات پر اشارہ وکنایہ کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔

17. دو حصص چوں ہند گردد، خون آدم شد رواں
شورش و فتنہ فزوں از گماں پیدا شود

ترجمہ: جب ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہوجائے گا، انسانوں کا خون بے دریغ جاری ہوگا۔ شورش وفتنہ انسانی سوچ سے بعید ہوگا۔

18. لامکاں باشند ز قہر ہنداں مومن بسے
غیرت و ناموس مسلم رازیاں پیدا شود

ترجمہ۔ اکثر مسلمان ہندوؤں کے غیظ وغضب سے بے گھر ہوجائیں گے یعنی مہاجرین کی شکل اختیار کرلیں گے۔ مسلمانوں کی غیرت وناموس کو نقصان پہنچے گا۔ گویا مسلمانوں سے ان کی بہن، بیٹیاں اور عورتیں چھین لی جائیں گی۔

مومناں یابند اماں در خطہ اسلاف خویش
بعد از رنج و عقوبت بخت شاں پیدا شود

ترجمہ: مسلمان اپنے اسلاف کے علاقے (پنجاب، سندھ، سرحد، بلوچستان) میں پناہ حاصل کرلیں گے۔ اس رنج اور مصیبت کے بعد ان کی بخت آوری ظاہر ہوگی۔

تشریح: موجودہ اور آنے والی نسلوں کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ پاکستان دس لاکھ شہیدوں کے خون سے بنا ہے۔ 14 اگست 1947ء کو پاکستان کا معرض وجود میں آنے کے ساتھ پاکستان آنے والے مہاجرین نے اپنے جان ومال کی قربانیاں دیں جبکہ مسلمان عورتوں اور لڑکیوں کی بے حرمتی کی گئی۔ مسلمان مہاجرین کی پاکستان میں آمد کے دوران "بہار کا قتل عام" ایک دردناک داستان اور خونیں منظر پیش کرتا ہے۔ لیکن

خوابوں کی تعبیر دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان کو حاصل کیا۔

19. نعرۂ اسلام بلند شد بست و سہ ادوار چرخ
بعد ازاں بار دگر یک قہر شاں پیدا شود

ترجمہ: اسلام کا نعرہ تیئس سال (1947 تا 1970) تک بلند رہے گا۔ اس کے بعد دوسری مرتبہ ان پر ایک قہر ظاہر ہوگا۔

20. تنگ باشد بر مسلمانان زمین ملک خویش
نکبت و ادبار در تقدیر شاں پیدا شود

ترجمہ: مسلمانوں پر اپنے ملک کی زمین تنگ ہو جائے گی اور تباہی و بربادی ان کی تقدیر میں ظاہر ہوگی۔

تشریح: یاد رہے کہ یہ قہر الٰہی پیشن گوئی کے عین مطابق 1970 میں مسلمانوں کی تباہی و بربادی اور قتل و غارت کے بعد سقوط مشرقی پاکستان کی صورت میں ظاہر ہوا۔ یہ جنگ درحقیقت شیخ مجیب الرحمٰن اور بھاشانی کی علیحدگی پسندی کے ناپاک عزائم کی وجہ سے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان لڑی گئی جس میں پندرہ لاکھ غیر بنگالی اور وہ بنگالی جو متحدہ پاکستان کے حامی تھے، نہایت بیدردانہ اور ظالمانہ طور سے مار ڈالے گئے عورتوں کی عصمت دری کی گئی جبکہ ایک لاکھ پاکستانی فوج جنگی قیدی بنی اور یوں قائداعظم کا پاکستان آدھا ہو کر رہ گیا۔ اس عظیم سانحہ سے عبرت حاصل کرنا تو کجا، ہمارے بعض قوم پرست اور علیحدگی پسند سیاستدان باقی رہے سہے پاکستان کو بھی پختونخوا، گریٹر بلوچستان، سندھو دیش، مہاجرستان اور جناح پور میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں تاکہ اسلامی دنیا کی یہ واحد ایٹمی طاقت اور دنیا کے 198 ممالک میں ساتویں بڑی فوجی اور ایٹمی طاقت مملکت خداداد پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہمسایہ دشمن اسے آسانی سے ہڑپ کر سکے۔ اسی لئے تو دانائے راز فقیر، ترجمان حقیقت، شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے پہلے ہی سے مسلم امہ کو اتحاد و اتفاق کا درس دیتے ہوئے کہا:

بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ ایرانی رہے باقی، نہ افغانی، نہ تورانی

دوبارہ فرمایا: یہ ہندی، وہ خراسانی، یہ افغانی، وہ تورانی
تو اے شرمندۂ ساحل اُچھل کر بیکراں ہو جا

پھر فرمایا: غبار آلودۂ رنگ و نسب ہیں بال و پر تیرے
تو اے مرغِ حرم! اڑنے سے پہلے پر فشاں ہو جا!

آگے چل کر فرمایا: رہے گا راوی و نیل و فرات میں کب تک
تیرا سفینہ کہ ہے بحر بیکراں کیلئے

حالت وجد میں پھر پکار اٹھے: درویش خدامست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر اس کا نہ دلی، نہ صفاہاں، نہ سمرقند

بالآخر یہ کہنے پر اتر آئے: یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تم مسلمان بھی ہو؟

جبکہ ایران کی طرف سے خصوصی طور پر بھیجے گئے علامہ اقبال کے مزار پر نصب قیمتی سنگ مرمر کے کتبے پر اسلامی دنیا کو پیغام دینے والے ان کے یہ دو آفاقی فارسی شعر کندہ ہیں:

نے افغانیم و نے ترک و تاریم
چمن زادیم و از یک شاخسار یم

تمیز رنگ و بو برما حرام است
کہ ما پروردۂ یک نوبہاریم

ترجمہ: ہم نہ آفغان ہیں اور نہ ترک اور تا تار ہیں۔ ہم باہم ایک گلستان کی مانند ہیں اور ایک ہی شاخسار میں سے ہیں۔
رنگ ونسب کی بناء پر امتیاز روا رکھنا میرے اوپر حرام ہے کیونکہ ہم ایک ہی نو بہار (دین اسلام) کے پروردہ ہیں۔

.21 (ب) مستقبل کی پیشنگوئی (ردیف پیدا شود)

بعد از تذلیل شاں از رحمت پروردگار
نصرت و امداد از ہمسایگاں پیدا شود

ترجمہ: ان کی ذلت کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے نصرت اور امداد پڑوسی ممالک سے ظاہر ہوگی۔

لشکر منگول آید از شمال بہر عون
فارس و عثمان، ہمچارہ گراں پیدا شود

ترجمہ: منگول لشکر شمال کی جانب سے مدد کے لئے آئیگا۔ ایران (فارس) والے اور ترکی (عثمان) والے بھی مددگار ثابت ہونگے۔

ایں ہمہ اسباب عظمت بعد حج گردد پدید
نصرتے از غیب چوں برمومناں پیدا شود

ترجمہ: کامیابی کے یہ تمام اسباب حج کے بعد ظاہر ہونگے جب مسلمانوں کو غیب سے مدد اور نصرت آن پہنچے گی۔

قدرت حق میکند غالب چناں مغلوب را
از عمق بینم کہ مسلم کامراں پیدا شود

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی قدرت سے مغلوب کو غالب کردے گا۔ میں گہری نظر سے دیکھ رہا ہوں کہ مسلمان فاتح اور کامران ہوں گے۔

تشریح: اہل علم اور تاریخ دان دنیا کی قریباً تمام قوموں کو چار بڑی قوموں آریہ، منگولیہ، حبشیہ اور یورپیہ کی مختلف ذیلی شاخیں سمجھتے ہیں اہل یورپ گورے اور سرخ وسفید ہوا کرتے ہیں۔ اہل حبشہ سیاہ رنگ کے لوگ ہوتے ہیں جو زیادہ تر افریقہ میں آباد ہیں۔ اہل آریہ سے مراد ہندوستان، پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے

طلب ہے کہ چونکہ چائنا کی افواج اب تک پاکستان آئی ہی نہیں ہیں۔ اس لئے پچھلے چار اشعار کی پیشنگوئی کا ماضی کی بجائے مستقبل سے زیادہ تعلق معلوم ہوتا ہے۔

جیسے کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ مذکورہ پیشنگوئی کے سینکڑوں اشعار دستیاب نہیں ہیں اس لئے بعض مقامات پر عدم تسلسل اور خلاء کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن رونما ہونے والے حوادث اور واقعات کا خاطر خواہ تسلسل اور ربط آگے آنے والے غاصبانہ، فاتحانہ اور بیکرانہ کی قافیہ والے پیشنگوئی کے اشعار میں زیادہ واضح اور نمایاں نظر آتا ہے۔ لیکن بعض اشعار کا آگے پیچھے ہو جانا خارج از امکان نہیں اسی لئے واقعات کی ترتیب میں جا بجا بگاڑ کا شبہ ہوتا ہے۔

پانصدو ہفتاد ہجری بود چوں ایں گفتہ شد
قادر مطلق چنیں خواہد چناں پیدا شود

ترجمہ: جب یہ اشعار کہے گئے تو اس وقت 570 ہجری بمطابق 1174 عیسوی ہے۔ لہٰذا خدائے بزرگ و برتر اس طرح چاہتے ہیں اور اسی طرح ظاہر ہوگا۔

چوں شود در دورِ آنہا جور و بدعت را رواج
شاہ غربی بہرو فعش خوش عناں پیدا شود

ترجمہ: جب اس کے دور میں ظلم اور بدعت رواج پا جائے گا تو غرب کا بادشاہ ان کو دفع کرنے کے لئے حکومت کی اچھی باگ ڈور سنبھالنے والا پیدا ہوگا۔

قاتل کفار خواہد شد شہ شیرِ علی
حامیٔ دین محمدؐ پاسباں پیدا شود

شیر علی شاہ کافروں کو قتل کرنے والا ہوگا اور سید المرسلین اور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے دین کی حمایت کرنے والا ہوگا اور ملک کے پاسبان کے طور پر ظاہر ہوگا۔

درمیانِ ایں و آں گردد بسے جنگ عظیم

قتل عالم بے شبہ در جنگ شاں پیدا شود

ترجمہ: اسی دوران ایک بڑی جنگ عظیم لڑی جائے گی۔ اس جنگ سے ایک عالم کا قتل بغیر شک وشبہ ظاہر ہوگا۔

فتح یابد شاہِ غربستان بزور تبر و تیغ

قوم کافر را شکست بے گماں پیدا شود

ترجمہ: شاہ غربستان ہتھیاروں اور اسلحہ کے زور پر فتح حاصل کرے گا۔ جبکہ کافر قوم کو ایسی شکست سے دوچار ہونا پڑے گا جو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوگا۔

اب پیشن گوئی بارے یہ شعر بہت معنی خیز اور ٹھوس وضاحت کے ساتھ وقت کے تعین کا تقاضا کرتا ہے:

غلبۂ اسلام باشد تا چہل اندر ملک ہند

بعد ازاں دجال ہم از اصفہاں پیدا شود

ترجمہ: اسلام کا غلبہ چالیس سال تک ہندوستان کے ملک میں رہے گا۔ اس کے بعد دجال ایران کے شہر اصفہان سے ظاہر ہوگا۔

تشریح: دجال (کافر) کے اچانک ظاہر ہونے کی خبر دینے والے اس شعر سے پہلے اور کئی شعر گزرے ہوں گے جن کے بارے وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی پیشن گوئی کے اشعار کا وسیع ذخیرہ ایک ہی جلد میں 850 سال کے طویل عرصہ کے بعد دستیاب ہونا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ بہر حال تحقیق اور تلاش کا دروازہ ارباب ذوق وشوق کے لئے کھلا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایسے نایاب خزانوں کو ڈھونڈ نکالنے کے لئے ایک والہانہ جذبہ ضروری ہے۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ ''پیدا شود'' کی ردیف میں اپنے آخری تین اشعار میں پیشن گوئی کرتے ہوئے انسان پر لرزہ طاری کر کے اسے عین قیامت کے کنارے کھڑا کر دیتا ہے:

از برائے دفع آں دجال سے گویم شنو

عیسیٰ آید مہدیٔ آخر زماں پیدا شود

ترجمہ: اس دجال کافر کو دفع کرنے کیلیئے میں بیان کرتا ہوں غور سے سنیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام آخر زماں ظاہر ہوں گے۔

سالہا چوں سیزدہ می بگذارد فرمان او
شورش و غوغا اختلافش در مرداں پیدا شود

ترجمہ: 13 سال گزرنے کے بعد دجال کے خلاف لوگوں کے درمیان اختلاف اور شورش و ہنگامہ پیدا ہو جائے گا۔

اور یوں حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ پیشنگوئی کے قصیدے کے "پیدا شود" ردیف کے آخری شعر (مقطع) میں اپنا نام لیکر آنے والے پراسرار واقعات پر اپنا روحانی مہر ثبت کرتے ہوئے بآواز بلند کہتا ہے:

آگہی شد نعمت اللہ شاہ از اسرار غیب
گفتہ اوبر مہر و ماہ بے گماں پیدا شود

ترجمہ: نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ غیب کے رازوں سے باخبر ہوا لہٰذا ان کا کہا ہوا دنیا میں، کائنات میں، زمانے میں بغیر کسی شک وشبہ کے ظاہر ہوگا۔

22. (ج) مستقبل کی پیشنگوئی (ردیف مے بینم)

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی "پیدا شود" کی ردیف میں بیان کی گئی مستقبل کے بارے پیشنگوئی کے آخری تین اشعار کی مزید وضاحت میں ہم ان کے "مے بینم" کی ردیف کے چند اشعار بیان کرتے ہیں:

نائب مہدی آشکار شود
بلکہ من آشکار مے بینم

ترجمہ: نائب مہدی کا ظہور ہوگا، بلکہ میں تو اسے ظاہر دیکھ رہا ہوں۔

قائم شرع و آل پیغمبر
در جہاں آشکار مے بینم

ترجمہ: میں پیغمبر کی شرع کا قائم کرنے والا جہاں میں صاف ظاہر دیکھ رہا ہوں۔

صورت نیمہ ہمہ خورشید
بنظر آشکار مے بینم

ترجمہ: میں اس کی صورت دوپہر کے چمکنے والے سورج کی مانند دیکھ رہا ہوں۔

سمت مشرق زیں طلوع کند
ظہور دجال زار مے بینم

ترجمہ: میں اس کی مشرق کی جانب سے دجال لعین کا ظہور دیکھ رہا ہوں۔

رنگ یک چشم او بہ چشم کبود
خرے بر خر سوار مے بینم

ترجمہ: اس کی ایک آنکھ میں پھولا ہوگا جبکہ میں اس کو ایک گدھے پر سوار دیکھ رہا ہوں۔

لشکر او بود اصفہاں!

ہم یہود و نصاریٰ مے بینم

ترجمہ: اس کا لشکر اصفہان میں ہوگا۔ میں اس کو یہود اور نصاریٰ کے لشکر کے ساتھ دیکھ رہا ہوں۔

ہم مسیح از سماء فرود آید

پس کوفہ غبار مے بینم

ترجمہ: حضرت مسیح بھی آسمان سے اتر آئیں گے۔ میں کوفہ میں غبار دیکھ رہا ہوں۔

از دم تیغ عیسیٰ مریم

قتل دجال زار مے بینم

ترجمہ: حضرت عیسیٰ بن مریم کی تلوار سے میں دجال لعین کا قتل دیکھ رہا ہوں۔

زینت شرع دین از اسلام

محکم و استوار مے بینم

ترجمہ: اسلام کی شریعت سے دین کی زینت ہوگی۔ میں دین کو محکم اور استوار دیکھتا ہوں۔

نہ وردے بخود ہمے گویم

بلکہ از سر یار مے بینم

ترجمہ: یہ وارداتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ ذات باری تعالیٰ کے رازوں کو میں دیکھتا ہوں۔

نعمت اللہ نشستہ در کنجے

ہمہ را در کنار مے بینم

ترجمہ: نعمت اللہ ایک کونے میں بیٹھا ہوا، میں سب کچھ ایک کنارے سے دیکھ رہا ہوں۔

حصہ دوئم (ا): ماضی کی پیشنگوئی (قافیہ زمانہ، بہانہ وغیرہ)

اولیاء کرام اور صوفیاء عظام جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہوتے ہیں ان پر کب اور کس وقت جلال اور جمال کی کیفیت طاری ہوتی ہے، کب اور کیسے وہ حالت وجد میں آتے ہیں اور کب مکاشفہ اور مشاہدہ اور الہام یا القاء کے ذریعے ان پر غیب کے پردے کھلتے ہیں اور کس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو لوح محفوظ میں جھانکنے کا اعلیٰ وارفع روحانی مرتبہ عطا کرتے ہیں، ایسے بے شمار سوالات اور بہت زیادہ کرید سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے انسان کو منع فرمایا ہے۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی نے اپنے پیشنگوئی کے قصیدہ میں ''پیدا شود'' (پیدا ہوگا) کے ردیف میں خصوصی طور پر برصغیر پاک وہند میں رونما ہونے والے غیر معمولی حالات اور حوادث سے پردہ اٹھایا ہے۔ لیکن اب ویرانہ، زاہدانہ اور فاتحانہ وغیرہ قافیہ کے ذریعے حضرت نعمت اللہ شاہ بخاری نے زیادہ وسعت اور وضاحت کے ساتھ برصغیر پاک وہند اور ملحقہ علاقہ جات میں پیش آنے والے واقعات اور حادثات کو ایسے بیبا کانہ طور پر بیان کیا ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل دہلنے لگتا ہے۔

موقعہ کی مناسبت سے علامہ اقبال عقل اور عشق (حقیقی) کے بارے میں فرماتے ہیں:

خرد سے راہ روشن ہے، بصر ہے
خرد کیا ہے؟ چراغِ رہگذر ہے

درونِ خانہ ہنگامے ہیں کیا کیا
چراغ رہگذر کو کیا خبر ہے

علامہ اقبال عشق حقیقی اور معرفتِ الٰہی کے بغیر عقل کو محدود قرار دیتے ہوئے دوبارہ فرماتے ہیں:

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغ راہ ہے منزل نہیں ہے

اسی طرح علامہ اقبال علم کو بھی محدود تصور کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

علم کی حد سے پرے بندۂ مومن کیلئے
لذت شوق بھی ہے نعمتِ دیدار بھی ہے

لہٰذا نعمت اللہ شاہ ولی علم اور عقل کی سرحدوں سے آگے نکل کر درونِ خانہ ہنگاموں میں جھانکتے ہوئے کچھ یوں گویا ہوتے ہیں:

پارینہ قصہ شویم از تازہ ہند گویم
افتاد قرن دوئم کہ افتد از زمانہ

ترجمہ: میں قدیم قصہ کو نظر انداز کرتا ہوں۔ ہندوستان کے متعلق میں تازہ بیان کرتا ہوں کہ دوسرا قرن جو زمانہ میں آئے گا۔

23. صاحب قرنِ ثانی اولاد گورگانی
شاہی کند لیکن شاہی چو رستمانہ

ترجمہ: خاندان مغلیہ میں سے صاحب قرن ثانی ہند پر بادشاہی کرے گا۔لیکن بادشاہی دلیرانہ طور پر ہوگی۔

عیش و نشاط اکثر گردد مکان بہ خاطر
گم مے کنند یکسر آں طرز ترکیانہ

ترجمہ: ان کے دلوں میں عیش وعشرت گھر کر لے گا۔اور اپنے ترکیانہ طرز وانداز کو سراسر ترک کر دینگے۔

تا مدت سہ صد سال در ملک ہند بنگال
کشمیر و شہر بھوپال گیرند تاکرانہ

ترجمہ: ان کی حکومت ہندوستان کے ملک میں بنگال، کشمیر اور شہر بھوپال کے آخر تک تین سو سال تک رہے گی۔

گیرند ملک ایران، بلخ و بخارا، تہران
آخر شوند پنہاں، باطن دریں جہانہ

ترجمہ: یہ ملک ایران، بلخ، بخارا اور تہران پر بھی قابض ہو جائیں گے۔لیکن آخر کار چھپ جائیں گے۔اور اس جہان کے اندر باطن ہو جائیں گے۔

تا ہفت پشتِ ایشاں درملک ہند و ایران

آخر شوند پنہاں در گوشۂ نہانہ

ترجمہ: ان (مغل) کی سات پشتیں ہندوستان اور ایران کے ملک میں حکومت کریں گی۔لیکن آخر کار ایک گمنام گوشہ میں چھپ جائیں گے۔

بعد از سہ صد نہ بینی تو حکم گور گانی

چوں اصحاب کہف گردد در کہف غائبانہ

ترجمہ: تو تین سو سال بعد خاندان مغلیہ کی حکومت نہیں دیکھے گا۔یہ اصحاب کہف کی طرح غار میں غائب ہو جائیں گے۔

آں آخری زمانہ آید دریں جہانہ

شہباز سدرہ بینی از دست رائیگانہ

ترجمہ: اس دنیا میں وہ آخری زمانہ آیگا جب شہباز سدرہ (اولیاء جن کی پرواز سدرۃ المنتہیٰ تک ہو) تو دیکھے گا کہ وہ ہاتھ سے نکل جائیں گے۔

24۔ آں راجگانِ جنگی مئے خور مست بھنگی

در ملک شاں فرنگی آئند تاجرانہ

ترجمہ: وہ جنگجو راجے مہاراجے جو شراب اور بھنگ کے نشہ میں مست ہوں گے،ان کے ملک میں انگریز تاجرانہ انداز میں داخل ہوں گے۔

تشریح: انگریز شروع میں ہندوستان کے مشہور مرچ مصالحوں کی تجارت کے بہانے مغل بادشاہ شاہجہان سے بحیرہ ہند کے ساحل کے قریب واقع گوآ،سورت اور پانڈیچری میں تجارتی کوٹھیاں بنانے کی اجازت ملنے پر داخل ہوئے۔ہندوستان پر انگریزوں کا ایسٹ انڈیا کمپنی کی آڑ میں قبضہ کرنے اور اہلِ ہند پر ایک سو سال سے زائد عرصہ تک حکومت کرنے کا پہلا بیج اس طرح بویا گیا۔اس لئے شعر میں لفظ ''تاجرانہ'' استعمال ہوا ہے۔

رفتہ حکومت از شاں آید بہ غیر مہماں

اغیار سکہ را تند از ضرب حاکمانہ

ترجمہ: مغل حکمرانوں کی حکومت چلی جائے گی۔ غیر کے ہاتھوں میں آجائے گی۔ جو مہمان بن کر آئے ہوں گے وہ آخر کار اپنا حاکمانہ سکہ چلائیں گے۔

بینی تو عیسوی را بر تخت بادشاہی
گیرند مومناں را از حیلۂ بہانہ

ترجمہ: تو عیسائیوں کو بادشاہی کے تخت پر دیکھے گا۔ یہ مکر وفریب سے مسلمانوں کی پکڑ دھکڑ کریں گے۔

صد سال حکم ایشاں در ملک ہند میداں
من دیدم اے عزیزاں! ایں نکتہ غائبانہ

ترجمہ: سو سال تک ہندوستان پر ان کی حکومت ہوگی۔ اے عزیزو! میں نے یہ غیبی نکتہ دیکھا ہے۔

اسلام و اہل اسلام گردد غریب و حیراں
بلخ و بخارا و طہراں در ہند سند ہیانہ

ترجمہ: اسلام اور اسلام والے لاچار اور حیران رہ جائیں گے بلخ، بخارا، طہران، سند اور ہند میں۔

در مکتب و مدارس علم فرنگ خوانند
در علم فقہ و تفسیر غافل شوند بیگانہ

ترجمہ: سکولوں اور درسگاہوں میں انگریزی علم پڑھیں گے جبکہ فقہ اور تفسیر کے علم سے غافل اور بیگانہ ہو جائیں گے۔

25. حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی پیشگوئی جو 850 سال پہلے بیان کی گئی، وقت گزرنے کے ساتھ ان کے اشعار کی ترتیب سے قطع نظر آج سے قریباً 100 سال قبل اور پیشگوئی کی تحریر کے 750 سال بعد یعنی بیسویں صدی کی ابتداء میں رونما ہونے والے واقعات اور ایجادات سے متعلق درج ذیل دو اشعار پیشگوئی کی سچائی اور سند پر مہر ثبت کرتے ہیں:

آلات برق پیما اسلاح حشر برپا
سازند اہل حرفہ مشہور آں زمانہ

باشی اگر بہ مشرق، شنوی کلام مغرب
آید سرود غیبی برطرز عرشیانہ

ترجمہ: اگر تم مشرق میں بیٹھے ہو گے تو تم مغرب کی باتیں سنو گے۔ آسمان کی طرح غیب سے نغمے آیا کرینگے۔

تا چار سال جنگے افتد بہ بر غربی
فاتح الف گردد برجیم فاسقانہ

ترجمہ: مغربی ممالک (یورپ وغیرہ) پر چار سال کیلئے ایک جنگ واقع ہوگی۔ الف (انگلستان) جیم (جرمنی) پر فاسقانہ طور سے فتح پالے گا۔

تشریح: یہ شعر جنگ عظیم اول جو 1914 سے 1918 تک لڑی گئی، کو ظاہر کرتا ہے۔

جنگ عظیم باشد، قتل عظیم سازد
یک صدو سی و یک لک باشد شمار جانہ

ترجمہ: یہ جنگ عظیم اول ہوگی جس میں بہت بڑا قتل واقع ہوگا۔ ایک کروڑ اکتیس لاکھ جانیں ضائع ہو جائیں گی۔

اظہار صلح باشد چوں صلح پیش بندی
بل مستقل نباشد ایں صلح درمیانہ

ترجمہ: پیش بندی کے طور پر صلح کا اظہار ہوگا۔ لیکن یہ صلح ان کے درمیان مستقل نہ ہوگا۔

ظاہر خموش لیکن پنہاں کنند ساماں
جیم و الف مکرر رو در مبارزانہ

ترجمہ: بظاہر دونوں خاموش ہوں گے لیکن در پردہ جرمنی اور انگلستان بدستور جنگی تیاریوں میں

مصروف ہوں گے۔

وقت کہ جنگ جاپاں با چین افتادہ باشد
نصرانیاں بہ پیکار آیند باہمانہ

ترجمہ: جس وقت جاپان کی جنگ چین کے ساتھ واقع ہوگی عیسائی آپس میں لڑائی کریں گے۔

قوم فرنسوی رابر ہم نمود اول
باانگلیس و اطالین گیرند خاصمانہ

ترجمہ: وہ سب سے پہلے فرانس پر حملہ آور ہوکر قبضہ کرے گا۔ برطانیہ اور اٹلی والے خاصمانہ جنگ اختیار کرلیں گے۔

پس سال بست و یکم آغاز جنگ دوئم
مہلک ترین اول باشد بہ جارحانہ

ترجمہ: (جنگ عظیم اول کے) اکیس سال بعد (یعنی جنگ عظیم اول کے اختتامی سال 1918 کے بعد 1939 میں) دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوگا جو جنگ عظیم اول سے بہت زیادہ مہلک اور جارحانہ ہوگی۔

تشریح: یہ جنگ عظیم دوئم انگلینڈ کی طرف سے چرچل اور جرمنی کی طرف سے ہٹلر کی سربراہی میں 1939 سے 1945 تک عالمی سطح پر لڑی گئی۔ امریکہ کی طرف سے جاپان کے دو بڑے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایٹم بم گرانے سے اس جنگ کا خاتمہ ہوا۔

نصرانیاں کہ باشند ہندوستاں سپارند
تخم بدی بکارند از فسق جاودانہ

ترجمہ: اس کے بعد عیسائی (انگریز) ہندوستان چھوڑ جائیں گے۔ لیکن جاتے ہوئے اپنے فسق سے ہمیشہ کے لئے بدی کا بیج بو جائیں گے۔

تشریح: انگریزوں نے یہ بدی کا بیج متعدد مسلم اکثریتی صوبوں، اضلاع اور ریاست جموں وکشمیر کو

بھارت کے حوالے کرنے کی صورت میں بویا، جس پر آج تک ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تین جنگیں لڑی جا چکی ہیں۔ قائداعظم کے الفاظ میں "کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے" اور اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیے کہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بھی کشمیر ہی میں ہوا۔

آں مردمانِ اطراف چوں مژدہ ایں شنودند
یکبار جمع آیند بر بابِ عالیانہ

ترجمہ: جب اردگرد کے لوگ یہ خوشخبری سنیں گے تو بابِ عالی پر فوراً ہی اکٹھے ہو جائیں گے۔

26. تقسیم ہند گردد در دو حصص ہویدا
آشوب و رنج پیدا از مکر و از بہانہ

ترجمہ: ہندوستان دو حصوں میں واضح طور پر تقسیم ہو جائے گا۔ لیکن مکر و فریب سے آشوب و رنج پیدا ہوگا۔

27. تقسیم ہند کے بعد بے تاج بادشاہوں کے دور میں معاشرے کی زبوں حالی، علماء کی ریاء کاری، جنسی سیاہ کاری اور رشوت کی فراوانی کے بارے میں حضرت نعمت اللہ شاہ اپنی آفاقی پیشنگوئی میں آگے چل کر فرماتے ہیں:

بے تاج بادشاہاں شاہی کنند ناداں
اجراء کنند فرماں فی الجملہ مہملانہ

ترجمہ: ہندو پاک پر بے تاج لوگ بادشاہی کریں گے۔ جبکہ ناداں حکام احمقانہ احکام جاری کریں گے۔

از رشوتِ تساہل دانستہ از تغافل
تاویل یاب باشند احکام خسروانہ

ترجمہ: یہ رشوت لے کر سستی کریں گے۔ جان بوجھ کر غفلت کریں گے۔ اپنے شاہی احکامات کے لئے بے سروپا جواز پیش کریں گے۔

عالم ز علم نالاں دانا ز فہم گریاں
ناداں بہ رقص عریاں مصروف والہانہ

ہے۔ جبکہ ماڈرن لوگ ریاں ناچ گانوں میں دیوانہ وار مصروف ہوں گے۔

شفقت بہ سرد مہری ، تعظیم در دلیری
تبدیل گشتہ باشد از فتنہ زمانہ

ترجمہ: شفقت سردمہری میں اور تعظیم دلیری میں تبدیل ہوجائیگی۔ یہ زمانہ میں فتنہ کے سبب سے ہوگا۔

ہمشیر با برادر پسران ہم بہ مادر
نیز ہم پدر بہ دختر مجرم بہ عاشقانہ

ترجمہ: بہن بھائی کے ساتھ، بیٹے ماؤں کے ساتھ اور باپ بیٹی کے ساتھ عاشقانہ فعل کے مجرم ہونگے۔

تشریح: حضرت نعمت اللہ شاہ نے اس شعر میں ''مجرم بہ عاشقانہ'' کے الفاظ استعمال کرکے جنسی سیاہ کاری کی قبیح ترین حالت کو قدرے مہذب زبان میں بیان کرنے کی سعی فرمائی ہے جو اخلاقیات کے ارفع واعلیٰ مراتب پر فائز صوفیاء اور اولیاء کا وطیرہ ہے۔

از امت محمدؐ سرزد شوند بیحد
افعال مجرمانہ، اعمال عاصیانہ

ترجمہ: سرکار دوعالم ﷺ کی امت سے بکثرت مجرمانہ افعال اور عاصیانہ اعمال سرزد ہونگے۔

فسق و فجور ہر سُو رائج شود بہ ہر گو
مادر بہ دختر خود سازد بسے بہانہ

ترجمہ: ہر طرف اور ہر گلی کوچہ میں فسق و فجور عام ہوجائے گا۔ ماں اپنی بیٹی کے ساتھ بہت بہانہ سازی کرے گی۔

حلت رود سراسر حرمت رود سراسر
عصمت رود برابر از جبر مغویانہ

بے مہرلی سر آید پردہ دری در آید
عصمت فروش باطن معصوم ظاہرانہ

ترجمہ: نفرت پیدا ہوگی۔ بے پردگی آجائیگی، عورتیں بے پردہ ہونگی۔ بظاہر معصوم لیکن اندر سے عصمت فروش ہوں گی۔

دختر فروش باشند عصمت فروش باشند
مردانِ سفلہ طینت با وضع زاہدانہ

ترجمہ: اکثر لوگ دختر فروشی اور عصمت فروشی کریں گے۔ بدکردار لوگ اپنی ظاہری وضع قطع زاہدوں جیسی رکھیں گے۔

بے شرم و بے حیائی در مرد ماں فزاید
مادر بہ دختر خود خود را کند میزانہ

ترجمہ: لوگوں میں بے شرمی اور بے حیائی زیادہ ہو جائے گی۔ ماں اپنی بیٹی کے ساتھ اپنے آپ کا موازنہ کرے گی۔ گویا ماں حسن و جمال اور طرز و انداز میں خود کو اپنی بیٹی سے کم نہیں سمجھے گی۔

کذب و ریاء و غیبت ، فسق و فجور بیحد
قتل و زنی و اغلام ہر جا شوند عیانہ

ترجمہ: جھوٹ اور ریا کاری، غیبت اور فسق و فجور کی زیادتی ہوگی۔ قتل، زنا اور اغلام بازی ہر جگہ عام ہو جائے گی۔

28. اب حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ اپنی پیشگوئی کا رُخ زمانے کے جاہل اور ریاء کار علماء اور گمراہ مفتیان کی طرف موڑتے ہوئے ان کے تن بدن سے ظاہری زیب و زینت کا طرہ اور جبہ قبہ ہٹا کر انہیں اپنے اصلی رنگ و روپ میں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آں مفتیانِ گمرہ فتوے دہند بیجا
در حق بیان شرع سازند بسے بہانہ

ترجمہ: وہ گمراہ مفتی غلط فتوے دیا کریں گے۔ شریعت کے حق بیان میں بہت بہانہ سازی کریں گے۔

فاسق کند بزرگی بر قوم از ستر گی
پس خانہ اش بزرگی خواہد شود ویرانہ

ترجمہ: فاسق لوگ بڑی صفائی سے اپنی قوم پر بزرگی کریں گے۔ پھر ان بزرگوں کے گھروں میں ویرانی آئے گی۔

احکام دین اسلام چوں شمع کشتہ خاموش
عالم جہول گردد جاہل بہ عالمانہ

ترجمہ: دین اسلام کے احکام شمع کشتہ کی مانند خاموش ہو جائیں گے۔ عالم جاہل ہو جائیگا۔ جاہل گویا عالم بن جائے گا۔

آں عالمانِ عالم گردند ہمچوں ظالم
ناشستہ روئے خود را بر سر نہند عمامہ

ترجمہ: وہ دنیا کے عالم ظالموں کی طرح ہو جائیں گے۔ اپنے نہ دھوئے ہوئے چہرے کو سر پر دستار فضیلت رکھ کر سجائیں گے۔

زینت دہند خود را باطرہ و باجبہ
گنو سالہ سامری را باشد درون جامہ

ترجمہ: اپنے آپ کو طرہ اور جبہ کے ذریعے زینت دیں گے۔ گویا سامری جادوگر کے بچھڑے کو لباس کے اندر چھپالیں گے۔

زاہد مطیع شیطاں، عالم عدو رحمٰن
عابد بعید ایشاں، درویش باریانہ

ترجمہ: زاہد شیطان کی اطاعت کرنے والے اور عالم رحمٰن سے دشمنی کرنے والے ہونگے۔ جبکہ عابد عبادت سے دور اور درویش ریاکاری کرنے والے ہوں گے۔

رسم و رواج ترسا، رائج شود بہ ہرجا
بدعت رواج گردد نیز سنت غائبانہ

ترجمہ: عیسائیوں جیسا رسم و رواج ہر جگہ رائج ہوگا۔ بدعت رواج پا جائیگی۔ سنت پیغمبری غائب ہوگی۔

29. ناگاہ مومناں را شور پدید آید
با کافراں نمایند جنگے چوں رستمانہ

ترجمہ: اچانک مسلمانوں کو ایک ظاہر شور سنائی دے گا' کافروں کے ساتھ ایک دلیرانہ جنگ لڑی جائے گی۔

تشریح: یہ شعر اور اس کے بعد اگلے چار شعر واضح طور پر 6 ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ کو ظاہر کرتے ہیں۔

شمشیر ظفر گیرند با خصم جنگ آرند
تا آنکہ فتح یابند از لطف آں یگانہ

ترجمہ: یہ (پاک فوج) فتح والی تلوار پکڑ کر دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فتح حاصل کرلیں گے۔

از قلب پنج آبی خارج شوند ناری
قبضہ کنند مسلم بر شہر غاصبانہ

ترجمہ: پنجاب کے قلب سے ناری (جہنمی) لوگ بھاگ جائیں گے۔ مسلمان شہر پر غاصبانہ قبضہ کرلیں گے۔

تشریح: ایک لحاظ سے لاہور کو پنجاب کا دل کہا جاتا ہے۔ 65ء کی جنگ میں دشمن کی فوجیں اچانک حملہ کر کے لاہور کے شالامار باغ سے چند میل دور باٹا پور کے قرب و جوار تک پہنچ گئی تھیں۔ لیکن پاک فوج کی سخت مزاحمت سے وہ بی۔ آر۔ بی نہر کو کراس نہیں کر سکیں۔ بی۔ آر۔ بی پل کے ساتھ سڑک کے کنارے پر عظیم

شہداء کی یادگار کھڑی ہے جنہوں نے اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے لاہور کا دفاع کیا۔ دوسرے معنوں میں یہ شعر واہگہ سرحد کے قریب ہندوستان کے اندر کھیم کرن شہر پر پاک فوج کے قبضہ کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

از لطف و فضل یزداں بعد از ایام ہفدہ

خوں ریختہ و قربان دادند غازیانہ

ترجمہ: سترہ روز کی جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام کے غازی خونریزی کر کے اور قربانی دے کر کامیاب ہونگے۔

تشریح: اس شعر میں ''ایام ہفدہ'' (17 دن) کے الفاظ کہہ کر حضرت نعمت اللہ شاہ ولی نے 800 سال قبل 6 ستمبر 1965ء کی پاک بھارت کی سترہ روزہ جنگ' نہ ایک دن کم نہ ایک دن زیادہ، کی بات کر کے اپنی پیشگوئی کا لوہا منوایا ہے۔

درحین بیقراری ہنگام اضطراری

رحمے کند چو باری برحال مومنانہ

ترجمہ: اس بے قراری اور اضطراب کے وقت ذات باری تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائیں گے۔

30. مومنان میر خود را از سفینہ تنزیل سازند

بر مسلماں بیاید تذلیل خاسرانہ

ترجمہ: مسلمان اپنے امیر (صدر) کو اپنی حماقت سے (عہدہ صدارت سے) اتار دیں گے۔ اس کے بعد مسلمانوں پر خسارہ والی ذلت آئے گی۔

تشریح: 1965ء کی جنگ کے تذکرے کے بعد اس شعر میں درحقیقت صدر محمد ایوب خان کو اپنے مسند سے اُتارنے کے عمل کو مسلمانوں کے لئے ایک ذلت آمیز اور نقصان دہ امر قرار دیا گیا ہے۔

خونِ جگر بنوشم از رنج با تو گویم

للہ ترک گرداں آں طرز راہبانہ

ترجمہ: میں اپنے جگر کا خون پی کر بڑے رنج وغم کے ساتھ تجھے کہتا ہوں کہ خدا کے لئے وہ عیسائیوں والا طریقہ ترک کر دیں۔

تشریح: اس شعر میں حضرت نعمت اللہ شاہ ولی نے ''خون جگر'' پینے کے سنگین الفاظ استعمال کر کے مسلمانوں پر آگے آنے والی قتل و خونریزی اور تباہی و بربادی کے المناک واقعات کے بارے بروقت خبردار کیا

لیکن بدقسمتی سے پاکستان کے حکمرانوں اور عوام نے اس مقدس پیشنگوئی کے ان پرشگون اشعار کو اہمیت دیکر آنے والی بلا اور طوفان کو ٹالنے کی کوشش نہیں کی۔

.31 قہر عظیم آید بہر سزا کہ شاید
آخر خدا بہ سازد یک حکم قاتلانہ

ترجمہ: ایک بہت بڑا قہر آئے گا جو سزا کے طور پر ہوگا۔ آخرکار اللہ تعالیٰ ایک قاتلانہ حکم جاری کردیں گے۔

کشتہ شوند مسلماں افتاں شوند خیزاں
از دست نیزہ بنداں یک قوم ہندوآنہ

ترجمہ: ایک اسلحہ بند ہندو قوم کے ہاتھوں مسلمان گرتے پڑتے اور اُٹھتے ہوئے جان سے مارے جائیں گے۔

مشرق شود خرابے از مکر حیلہ کاراں
مغرب و ہند گریہ بر فعل سنگدلانہ

ترجمہ: مشرقی پاکستان حیلہ کاروں کے فریب سے تباہ ہوگا۔ جبکہ مغربی پاکستان والے اپنے سنگدلانہ فعل پر گریہ وزاری کریں گے۔

تشریح: اہل فہم وفراست پاکستان کے حکمرانوں اور مغربی پاکستان کے بااختیار بیوروکریسی کی متعصبانہ، جانبدارانہ اور غیر منصفانہ پالیسیوں کو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی بنیادی وجہ قرار دیتے ہیں۔

ارزاں شود برابر جائیداد و جان مسلم
خوں می شود روانہ چوں بحر بیکرانہ

ترجمہ: مسلمانوں کی جان اور جائیداد یکساں طور پر سستی ہوگی۔ ایک بحر بیکراں کی طرح مسلمانوں کا خون رواں ہوگا۔

شہر عظیم باشد ۔ اعظم ترین مقتل
صد کربلا چوں کربل باشد بخانہ خانہ

ترجمہ: ایک بہت بڑا شہر (ڈھاکہ) ایک بہت بڑا مقتل بنے گا۔ کربلا کی طرح سینکڑوں کربلائیں گھر گھر رونما ہوں گی۔

تشریح: اس وقت ڈھاکہ یونیورسٹی اور دیگر متعدد مقامات کو مغربی پاکستان کے لوگوں کے بلاتفریق قتال

کے لئے زور وشور سے استعمال کیا جاتا تھا۔ غیر بنگالیوں کے گھر اور گلی کوچوں سے خون کی ندیاں جاری تھیں۔ ہندوستانی افواج کی بھرپور مدد اور مظالم سے بے گناہ نوجوانوں، بوڑھوں اور بچوں کی لاشوں سے زمین پر قدم رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ عورتوں کی عصمت دری عام تھی۔ 70 ہزار ہندوستانی فوج کو ڈیرہ دون (بھارت) میں خصوصی تربیت دے کر مولانا بھاشانی کے علیحدگی پسند پیروکاروں مکتی بہنی کے روپ میں مشرقی پاکستان میں قتل وغارت گری کیلئے جھونک دیا گیا۔ (بحوالہ کتاب "دلی کی یاد آتی ہے" مصنفہ مسز روح افزا بیگم اہلیہ سجاد حیدر پاکستانی ہائی کمشنر)۔

اسی لئے حضرت نعمت اللہ شاہ ولی نے مشرقی پاکستان کے ہر غیر بنگالی کے گھر کی اندرونی حالت کو "صد کربلا" سے تشبیہ دی ہے۔

رہبرز مسلماناں در پردہ یار آناں
امداد دادہ باشد از عہد فاجرانہ

ترجمہ: مسلمانوں کے رہبر (شیخ مجیب الرحمٰن وغیرہ) در پردہ بھارتی فوج کے دوست ہونگے اور اپنے فاجرانہ اقرار سے انہیں امداد دیں گے۔

ازگاف شش حروفی بقال کینہ پرور
فاتح شود یقینی از مکر ماکرانہ

ترجمہ: وہ کینہ پرور بنیا (اندرا گاندھی) جس کا نام گ کے حرف سے شروع ہوگا اس کے نام کے کل چھ حروف (گ۔ا۔ن۔د۔ھ۔ی) ہونگے وہ اپنے مکر اور مکاری سے یقینی طور پر فاتح ہوگی۔

ایں قصہ بین العیدین از شین و نون شرطین
سازد ہنود بدرا مغلوب فی زمانہ

ترجمہ: یہ واقعہ دو عیدوں کے درمیان رونما ہوگا جبکہ سورج پچاس درجہ پر ہوگا اور چاند شرطین کی منزل میں ہوگا۔ اس وقت ہندو ہر بڑے آدمی کو مغلوب کر دے گا۔ دراصل شین سے شمس مراد ہے اور نون سے پچاس درجہ، شرطین سے چاند کی دو تاریخ مراد ہے۔ (یہ واقعہ 22 نومبر 1971 کو صدر یحییٰ خان کے دور میں رونما ہوا۔)

یہ بات قابل توجہ ہے کہ اب تک پچھلے صفحات میں حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی پیشنگوئی کے جو چیدہ چیدہ اشعار گزرے ہیں، ان میں بعض مقامات پر واقعات کے لحاظ سے ترتیب، اور تسلسل قائم نظر نہیں آتا۔ بہ الفاظ دیگر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ درمیان سے کچھ اشعار غائب ہو گئے ہیں یا پھر صدیوں سے اصل قلمی نسخہ سے نقل در نقل کر کے کچھ اشعار آگے پیچھے ہو گئے ہیں۔ لیکن ان سب میں ایک بات مشترک ہے کہ یہ تمام اشعار ماضی قریب یا بعید کے واقعات اور حوادث بیان کرتے ہیں۔ جبکہ آج سے تقریباً 70 برس پیچھے کے واقعات کی تصدیق کیلئے ہمارے درمیان اب بھی ایسے ہزاروں بزرگ عینی شاہدین موجود ہیں جنہوں نے نہ صرف قیام پاکستان بلکہ اس سے قبل جنگ عظیم دوئم وغیرہ کے واقعات بھی اپنی آنکھوں سے دیکھے، جو اس مقدس پیشنگوئی کی سچائی اور صداقت پر مہر ثبت کرتے ہیں۔ اسی طرح پانچ چھ سو سال قبل کی تاریخ کے مطابق نعمت اللہ شاہ ولی نے اپنے گزرے ہوئے پیشنگوئی کے اشعار میں خاندان مغلیہ کے قریباً تمام بادشاہوں کے ناموں اور ان کی مدت حکمرانی کا ذکر کیا ہے۔

32. اب ماضی کی پیشگوئی کو خیر باد کہتے ہوئے ہم پہلے ''حال'' کے ایسے تین اشعار بیان کرتے ہیں جو غالباً موجودہ دور سے متعلق معلوم ہوتے ہیں اور جن میں لفظ ''قاضی'' (جج)، ''جنگ قاضی''، شکاری، سگ (کتا)، رشوت اور مسند جہالت کے پر معنی الفاظ بے دریغ استعمال ہوئے ہیں۔

''جنگ قاضی'' یعنی قاضی یا ''جج کی لڑائی'' کے الفاظ بلاشبہ موجودہ عدلیہ کے بحران (10-2008) ہی کو ظاہر کررہے ہیں۔ چنانچہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی فرماتے ہیں:

در مومناں نزارے، در جنگ قاضی آرے
چوں سگ پئے شکاری، گردد بے بہانہ

ترجمہ: قاضی کی لڑائی میں کمزور مسلمان شکاری کے پیچھے کتے کی طرح بہانہ سازی کریں گے۔

بنی تو قاضیاں رابر مسند جہالت
گیرند رشوت از خلق علامہ با بہانہ

ترجمہ: قاضیان یعنی ججوں کو تُو جہالت کی مسند پر دیکھے گا۔ بڑے بڑے علم والے لوگ بہانہ سے لوگوں سے رشوت لیں گے۔

گردانگ از بہ رشوت در چنگ قاضی آری
چوں سگ پئے شکاری قاضی کند بہانہ

ترجمہ: اگر تو قاضی (جج) کی مٹھی میں چاندی کے چند سکہ دے دیگا تو قاضی شکاری کتے کی طرح بہانہ سازی کرے گا۔

تشریح: چونکہ درج بالا تینوں اشعار میں لفظ ''بہانہ'' قافیہ میں استعمال ہوا ہے۔ لہٰذا اس بہانہ کا مفہوم قانون کی غلط اور من مانی توضیح وتشریح بھی مراد لی جاسکتی ہے۔ جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ قانون موم کی ناک ہے، اسے جدھر موڑنا چاہو، مڑ سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج (10-2008) میں پاکستان کی عدلیہ بحران کا شکار ہے۔

33. از اہل حق نہ بینی درآں زماں کسے را
دُزداں و رہزنے را بر سر نہند عمامہ

ترجمہ: تو اس وقت کسی کو اہل حق نہ دیکھے گا۔ لوگ ''چور'' اور ''ڈاکوؤں'' کے سر پر دستار رکھیں گے۔

تشریح: یہ شعر بھی حال یعنی موجودہ دور (12-2008) سے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ اور ہر ذی عقل وذی شعور کو دعوت فکر دیتا ہے کہ کیا اس وقت سب سے بڑے چور، ڈاکو، رہزن اور لٹیرے کے سر پر دستار فضیلت اور تاج شاہی رکھ کر اسے پاک وطن کی سربراہی نہیں دی گئی ہے؟ بعض اوقات بات اشارہ وکنایہ میں کہی جاتی ہے۔ یہ شعر بھی زمانہ حال یعنی موجودہ دور کے بارے میں ہو سکتا ہے:

34. بر مومناں غربی شد فضل حق ہویدا
آید بدست ایشاں مردان کار روانہ

ترجمہ: مغرب کے مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ظاہر ہوگا۔ ان کے ہاتھ کام چلانے والے آدمی آجائیں گے۔

تشریح: موجودہ دور میں پاکستان میں کوئی ایسی غیر معمولی شخصیت یا دیانتدار سیاستدان تو پیدا ہوا نہیں جسے خراج تحسین پیش کیا جاسکے۔ مذکورہ شعر کے مطابق قوم کے ہاتھ حقیقتاً اگر کوئی کام چلانے والا آدمی آیا ہے تو وہ صرف ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہی ہے جسے تمام قوم اپنا قومی ہیرو ماننے پر متفق ہیں۔ کسی نے بجا کہا ہے کہ اگر قائداعظم نے پاکستان بنایا، تو ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے پاکستان بچایا۔ آج اگر دشمن مذاکرات کے میز پر بیٹھنے کیلئے تیار ہوا ہے تو اس کی واحد وجہ صرف ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا ایٹم بم ہے جس سے پاکستان دنیا کے 198 ممالک میں ساتوں ایٹمی طاقت کے طور پر ابھرا آیا۔

35. بنی تو پند معروف پنہاں شود در عالم
سازند حیلہ افسوں نامش نہند نظامہ

ترجمہ: نیک کام کرنے کی نصیحت دنیا میں چھپ جائے گی۔ دھوکہ بازی ورفسوں سازی کے حربوں اور ہتھکنڈوں کا نام نظام حکومت رکھ لیں گے۔

تشریح: آزمائے ہوئے پیشہ ور سیاستدانوں اور حکمرانوں نے آج کل ''نظام حکومت'' بدلنے کے نت نئے پرکشش فقروں سے عوام کو ایک بار پھر دھوکہ دینے اور لوٹنے کے حکمت عملی پر کام شروع کر رکھا ہے۔ ''آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا'' یا یوں سمجھ لیجئے کہ ''نیا جال لائے پرانے شکاری''۔

36. گردد ریاء مروج در شرق و غرب ہر سُو
فسق و فجور باشد منظور خاص و عامہ

ترجمہ: مشرق اور مغرب میں ہر طرف ریاء کاری رواج پا جائے گی۔ عام اخاص لوگوں کے لئے فسق و فجور منظور خاطر ہوگا۔

حصہ سوم: مستقبل کی پیشنگوئی (قافیہ زمانہ، بہانہ وغیرہ)

اب تک 850 سال پر محیط ماضی اور حال کے واقعات کے بارے حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی پیشنگوئی کے چیدہ چیدہ اشعار بیان کئے گئے۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ لیکن اب پیشنگوئی کا اہم ترین حصہ شروع ہوتا ہے جس میں حضرت نعمت اللہ شاہ ولی علم وعرفاں کے بحر بیکراں کے شناور کی حیثیت سے آنے والے مستقبل کے نیک و بد اور ہیبتناک اور عبرتناک واقعات سے، پردہ ہٹاتے ہوئے مسلمانوں کو غیب کے رازوں میں جھانکنے کا موقع فراہم کرتے ہیں تاکہ مسلم اُمہ دین سلام پر کار بند رہتے ہوئے اپنے اخلاق سنواریں اور باطل قوتوں کے خلاف جہاد کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں۔ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی آج کے بعد مستقبل کے واقعات اور حادثات کی پیشنگوئی کرتے کرتے انسان کو قرب قیامت تک پہنچا دیتے ہیں۔

37. اندر نماز باشند غافل ہمہ مسلماں
عالم اسیر شہوت ایں طور در جہانہ

ترجمہ: سب مسلمان نماز سے غافل رہیں گے۔ لوگ شہوت کے قیدی ہوں گے۔ دنیا میں ایسا ہی ہوگا۔

روزہ ، نماز ، طاعت ، یکدم شوند غائب
در حلقۂ مناجات تسبیح از ریانہ

ترجمہ: روزہ، نماز اور احکام کی بجا آوری یک لخت غائب ہو جائے گی۔ مناجات کی مجالس میں ریاء کارانہ طور سے ذکر واذکار ہوگا۔

تشریح: ذکر واذکار کا یہ ریاء کارانہ انداز ابھی سے جا بجا دیکھنے میں آرہا ہے۔ نہ جانے مستقبل میں یہ ریاء کاری کس نہج پر پہنچ جائے گی۔

شوقِ نماز و روزہ ، حج و زکواۃ و فطرہ
کم گردد و بر آید یکبار خاطرانہ

ترجمہ: نماز، روزہ، حج، زکواۃ اور فطرانہ ادا کرنے کا شوق کم ہو جائے گا۔ دلوں پر ایک بوجھ معلوم ہوگا۔

ہم سود مے ستانند از مردمان مسکین
برسر غرور و لعنت ، برسر نہند خزانہ

ترجمہ: ایک جماعت مجبور لوگوں سے سودا لیا کرے گی۔ان پر لعنت ہو۔یہ سر پر خزانہ رکھے ہوئے ہوں گے۔

38. ماہِ محرم آید چوں تیغ با مسلماں
سازند مسلم بآندم اقدام جارحانہ

ترجمہ: محرم کے مہینہ میں مسلمانوں کے پاس ہتھیار آجائیں گے۔مسلمان اس وقت جارحانہ قدم اُٹھائیں گے۔

تشریح: آج سے 40 سال قبل مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے صدمہ کے چند ماہ بعد 1972ء میں کسی نے چلتے چلتے راقم الحروف کو ایک بڑے سائز کا ورق دیا جس پر حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی پیشگوئی کے تیس چالیس اشعار چھپے ہوئے تھے۔ ماضی کی پیشگوئی کے متعدد اشعار کو درست تسلیم کرتے ہوئے جب مشرقی پاکستان کے المیہ سے متعلق چند اشعار پڑھے تو پاکستان کے مستقبل کے متعلق کوئی اچھی خبر سننے کے لئے دل بے چین ہو گیا۔ مجھے اب تک یاد ہے کہ اس وقت مستقبل کے بارے یہی شعر تھا کہ ''ماہ محرم آید۔۔۔اقدام جارحانہ'' جس میں امید کی کرن نظر آئی اور جس کے وقوع پذیر ہونے کے لئے اب تک راقم الحروف انتظار میں ہے یہ نہ جانتے ہوئے کہ وہ ''محرم'' کا مہینہ کس سال کا ہوگا؟ بہر حال پیشگوئی کے تقدس کا تقاضا ہے کہ بعض مقامات پر حقائق کو کسی قدر پوشیدہ اور طویل انتظار کو روا رکھا جائے۔

39. بعد آں شود چوں شورش در ملک ہند پیدا
فتنہ فساد برپا بر ارضِ مشرکانہ

ترجمہ: اس کے بعد ہندوستان کے ملک میں ایک شورش ظاہر ہوگی۔مشرکانہ سرزمین پر فتنہ وفساد برپا ہوگا۔

40. در حینِ خلفشارے قومے کہ بت پرستاں
بر کلمہ گویاں جابر از قہر ہندوانہ

ترجمہ: اس خلفشار کے وقت بت پرست قوم کلمہ گو مسلمانوں پر اپنے ہندوانہ قہر وغضب کے ذریعے جابر ہوں گے۔

41. بہر صیانت خود از سمت کج شمالی
آید برائے فتح امداد غائبانہ

ترجمہ: اپنی مدد کے لئے شمال مشرق کی طرف سے فتح حاصل کرنے کے لئے غائبانہ امداد آئے گی۔

آلات حرب و لشکر در کار جنگ ماہر
باشد سہیم مومن بے حد و بیکرانہ

ترجمہ: جنگی ہتھیار اور جنگی کارروائی کا ماہر لشکر آئیگا، جس سے مسلمانوں کو زبردست اور بے حساب تقویت پہنچے گی۔

42. عثمان و عرب و فارس ہم مومنانِ اوسط
از جذبہ اعانت آیند والہانہ

ترجمہ: ترکی، عرب، ایران اور مشرق وسطی والے امداد کے جذبہ سے دیوانہ وار آئیں گے۔

اعراب نیز آیند از کوہ و دشت و ہاموں
سیلاب آتشیں شد از ہر طرف روانہ

ترجمہ: نیز پہاڑوں، بیابانوں اور صحراؤں سے اعراب بھی آئیں گے۔ آگ والا سیلاب ہر طرف رواں دواں ہوگا۔

43. چترال، ناگا پربت، باسین، ملک گلگت
پس ملک ہائے تبت گیرند جنگ آنہ

ترجمہ: چترال، نانگا پربت، چین کے ساتھ گلگت کا علاقہ مل کر تبت کا علاقہ میدان جنگ بنے گا۔

44. یکجا شوند عثمان ہم چینیاں و ایران
فتح کنند ایناں کل ہند غازیانہ

ترجمہ: ترکی، چین اور ایران والے باہم یکجا ہو جائیں گے۔ یہ سب تمام ہندوستان کو غازیانہ طور سے فتح کرلیں گے۔

غلبہ کنند ہمچوں مور و ملخ شباشب
حقا کہ قوم افغاں باشند فاتحانہ

ترجمہ: یہ چیونٹیوں اور مکڑیوں کی طرح راتوں رات غلبہ حاصل کرلیں گے۔ میں قسم کھاتا ہوں اللہ تعالیٰ کی کہ مسلمان قوم فاتح ہوگی۔

45. کابل خروج سازد در قتل اہل کفار
کفار چپ و راست سازند بے بہانہ

ترجمہ: اہل کابل بھی کافروں کے قتل کرنے کے لئے نکل آئیں گے۔ کافر لوگ دائیں بائیں بہانہ سازی کریں گے۔

46. از غازیانِ سرحد لرزد زمیں چو مرقد
بہر حصولِ مقصد آیند والہانہ

ترجمہ: سرحد کے غازیوں سے زمین مرقد کی طرح لرزے گی۔ وہ مقصد کے حصول کے لئے دیوانہ وار آئیں گے۔

تشریح: اوپر کے دو اشعار مستقبل میں سرحد کے غازیوں اور افغانستان کے مجاہدوں کا کفار کے خلاف زوردار جہاد اور دیوانہ وار یلغار ظاہر کرتے ہیں۔ (اَللّٰہُ اَکْبَرُ)

47. از خاص و عام آیند جمع تمام گردند
درکار آں فزایند صد گونہ غم افزانہ

ترجمہ: عام و خاص سب کے سب لوگ جمع ہو جائیں گے۔ اس کام میں سینکڑوں قسم کے غم کی زیادتی ہوگی۔

تشریح: غازیانہ، دلیرانہ اور فاتحانہ انداز سے کفار کے خلاف جہاد میں کامیابی کی نشانیوں کے باوجود ایک نامعلوم ''غم'' کیلئے تمام مسلمانوں کا باہم جمع ہونا تشویشناک نظر آتا ہے۔

48. بعد از فریضۂ حج پیش از نماز فطرہ
از دست رفتہ گیرند از ضبطِ غاصبانہ

ترجمہ: فریضۂ حج کے بعد اور عیدالفطر کی نماز سے پہلے ہاتھ سے نکلے ہوئے علاقہ کو حاصل کرلیں گے جو انہوں نے غاصبانہ ضبط کیا ہوا تھا۔

49. رودِ اٹک بہ سہ بار از خونِ اہلِ کفار

پُر مے شود بہ یکبار جریان جاریانہ

ترجمہ: دریائے اٹک (دریائے سندھ) کافروں کے خون سے تین مرتبہ بھر کر جاری ہوگا۔

تشریح: حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی پیشنگوئی کا ہر شعر جہاں ایک الگ باب کی حیثیت رکھتا ہے' وہاں مستقبل کے بارے میں ان کا یہ شعر جس میں صاف طور پر دریائے اٹک (سندھ) کا نام لے کر اسے تین مرتبہ کفار کے خون سے بھر کر جاری ہونے کی پیشنگوئی کی گئی ہے، مسلمانوں اور کفار کے درمیان ایک انتہائی خونریز جنگ کو ظاہر کرتا ہے جس میں اگلے شعر کے تناظر میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی۔ لیکن اس شعر کی یہ تشریح اس وقت تک تشنہ لب ہے جب تک جغرافیائی اور واقعاتی لحاظ سے اس اہم نکتہ پر غور نہ کیا جائے کہ بھلا کفار کے خلاف مذکورہ خونریز جنگ آخر پشاور سے صرف 45 میل دور دریائے اٹک کے کنارے تک کیسے آ پہنچے گی جبکہ دریائے سندھ کے مغرب میں صرف صوبہ سرحد، قبائلی علاقہ، افغانستان اور چند آزاد جمہوری ریاستیں واقع ہیں جو مسلمانوں پر مشتمل ہیں۔ تو کیا اٹک کے کنارے کفار کی مزاحمت صرف یہی مغرب کی طرف سے آنے والے مسلمان کریں گے؟ دوسرا انتہائی تشویشناک اور حیرت انگیز پہلو یہ ہے کہ اگر مغرب کی طرف سے کفار کا آنا بعید از قیاس ہے تو پھر دریائے اٹک تک کفار پاکستان کے مشرق یا شمال مشرق کی جانب سے کن راستوں یا علاقوں سے گزر کر پہنچیں گے؟ کیونکہ مقام کارزار آخر دریائے اٹک ہی بتایا گیا ہے۔

50. پنجاب ، شہر لاہور ، کشمیر ملک منصور

دو آب ، شہر بجنور گیرند غالبانہ

ترجمہ: پنجاب، شہر لاہور، ملک کشمیر نصرت شدہ، دریائے گنگا اور دریائے جمنا کا علاقہ اور بجنور شہر پر مسلمان غالبانہ قبضہ کرلیں گے۔

تشریح: اس شعر میں مذکور صوبے، علاقے اور شہروں کے نام بالواسطہ طور پر نہ صرف دریائے اٹک کے خونیں معرکہ میں مسلمانوں کی فتح کو ظاہر کرتے ہیں بلکہ دشمن کو پیچھے دھکیلتے ہوئے پنجاب، لاہور، کشمیر اور ہندوستان کے اندر دریائے گنگا اور دریائے جمنا کے درمیان دوآبہ کا وسیع علاقہ اور مشہور شہر بجنور پر مسلمانوں کا

غالبانہ قبضہ ظاہر کرتے ہیں، انشاءاللہ!

از دخترانِ خوشرو از دلبرانِ مہ رُو
گیرند ملک آں سُو خلقے مجاہدانہ

ترجمہ: خوبرولڑکیاں اور حسین دلربائیں، مجاہدین مال غنیمت کے زمرے میں اپنی ملکیت میں لے لیں گے۔

تشریح: اس شعر میں پچھلے گزرے ہوئے دواشعار کی مکمل تشریح اور توضیح اور ختمی نتیجہ مسلمانوں کی فتوحات کی شکل میں سامنے آجاتا ہے۔

51. بعد از عقب ایں کار مغلوب اہل کفار
مسرور فوجِ جرار باشند فاتحانہ

ترجمہ: اس کام کے بعد کافر مغلوب ہوجائیں گے اور مسلمانوں کے جری افواج فتح حاصل کر کے خوش ہوجائیں گے۔

ایں غزوہ تابہ شش ماہ پیوستہ ہم بشربا
مسلم بفضلِ اللہ گردند فاتحانہ

ترجمہ: یہ لڑائی چھ ماہ تک انسانوں کے بیچ چلتی رہے گی۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کے فضل سے فاتح ہونگے۔

خوش می شود مسلماں از لطف و فضل یزداں
خالق نماید اکرام از لطفِ خالقانہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسلمان خوش ہوجائیں گے۔ اللہ پاک خالقانہ لطف وکرم فرمائیں گے۔

کشتہ شوند جملہ بدخواہ دین و ایماں
کل ہند پاک باشد از رسم ہندوانہ

ترجمہ: دین اور ایمان کے جملہ بدخواہ لوگ قتل کردیئے جائیں گے۔ تمام ہندوستان ہندوؤں کی عملداری سے پاک ہوجائے گا۔

.52 یک زلزلہ کہ آید چوں زلزلہ قیامت
آں زلزلہ بہ قہر در ہند سند ہیانہ

ترجمہ: قیامت کے زلزلوں کی مثل ایک زلزلہ آئے گا وہ زلزلہ ہندوستان اور سندھ میں قہر بن کر نمودار ہوگا۔

.53 چوں ہند ہم بہ مغرب قسمت خراب گردد
تجدید یاب گردد جنگ سہ نوبتانہ

ترجمہ: ہندوستان کی طرح مغرب یعنی یورپ کی تقدیر بھی خراب ہو جائے گی۔ تیسری جنگ عظیم شروع ہو جائے گی۔

.54 آں دو الف کہ گفتم الفے تباہ گردد
را حملہ ساز یابد بر الف مغربانہ

ترجمہ: دو الف انگلستان اور امریکہ جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں، ان میں سے ایک الف (انگلستان) تباہ ہو جائے گا۔ روس برطانیہ پر حملہ کر دے گا۔

جیم شکست خوردہ بارا برابر آید
آلات نار آرند مہلک جہنمانہ

ترجمہ: جنگ عظیم دوئم میں شکست خوردہ جرمنی یا جاپان روس کے ساتھ برابری کرے گا یا ساتھ مل جائے گا۔
اس جنگ میں جہنمی قسم کے انتہائی مہلک آتشی ہتھیار استعمال کیے جائیں گے۔

تشریح: یہ متوقع تیسری جنگ عظیم ہوگی جس میں ایسے ایٹمی ممالک برسرپیکار ہوں گے جن کے پاس ایٹمی ہتھیاروں کی تعداد اس وقت اتنی ہے جو دنیا کو درجنوں مرتبہ تباہ و برباد کر کے راکھ کا ڈھیر بنا سکتے ہیں۔ جیسے کہ ایک مرتبہ C.S.S کی انٹرویو کے دوران جب ایک اُمیدوار سے متوقع تیسری جنگ عظیم میں استعمال ہونے والے بڑے ہتھیاروں کے نام پوچھے گئے تو اس نے برجستہ جواب دیتے ہوئے کہا کہ تیسری جنگ عظیم کے مہلک ہتھیاروں کے بارے تو میں وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن چوتھی جنگ عظیم یقینی طور پر ڈنڈوں سے لڑی جائے گی۔ گویا تیسری جنگ عظیم میں وسیع پیمانے پر ایٹمی ہتھیاروں کے آزادانہ استعمال کے بعد اس روئے

زمین پر کچھ باقی رہ ہی نہیں جائے گا۔لہٰذا چوتھی جنگ عظیم جنگلات کے بچے کچھے درختوں کے ڈنڈوں سے ہی شاید لڑی جاسکے۔اس طرح چوتھی جنگ عظیم کے ہتھیار بتا کر تیسری جنگ عظیم کے ہتھیاروں کا حال بتا دیا گیا۔

اسلامی دانشوروں کے نزدیک تیسری جنگ عظیم کے بعد قیامت کے بہت قریب کی بڑی بڑی نشانیاں تیزی کے ساتھ رونما ہونا شروع ہو جائیں گی۔

راہم خراب باشد از قہر "سین" ساز

از اومان یابد از حیلہ و بہانہ

ترجمہ: روس بھی چین کے قہر وغضب سے تباہ ہو جائے گا۔چین سے روس مکروفریب اور حیلہ بہانہ سے امان حاصل کر کے جان بچائے گا۔

کاہد الف جہاں کہ یک نقطہ رونماند

الا کہ اسم و یادش باشد مورخانہ

ترجمہ: انگلستان اتنا تباہ ہوگا کہ اس کا ایک نقطہ بھی باقی نہ رہے گا سوائے یہ کہ اس کا نام اور تذکرہ تاریخ کی کتابوں میں باقی رہ جائے گا۔

تعزیز غیبی آید مجرم خطاب گیرد

دیگر نہ سرفرازد بر طرز راہبانہ

ترجمہ: یہ انہیں غیبی سزا ملی اور مجرم کا خطاب حاصل کیا لہٰذا کوئی دوسرا شخص عیسائیوں کی طرح سر بلند نہیں کرے گا۔

دنیا خراب کردہ باشند بے ایمانان

گیرند منزل خود فی النار دوزخانہ

ترجمہ: ان بے ایمان لوگوں نے اپنی دنیا خراب کر ڈالی۔آخر کار انہوں نے اپنی منزل دوزخ میں بنالی۔

.55 رازے کہ گفتہ ام من، دُرّے کہ سفتہ ام من

باشد برائے نصرت اسناد غائبانہ

بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی یقیناً مدد کریں گے۔

عجلت اگر بخواہی، نصرت اگر بخواہی

کن پیروی خدارا احکام قدسیانہ

ترجمہ: اگر تو فتح چاہتا ہے اور جلد چاہتا ہے تو خدا کے لئے اللہ کے احکام کی پیروی کر۔

56۔ اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد اور خصوصی عنایت سے حضرت نعمت اللہ شاہ ولی اپنی مقدس پیشگوئی کے ان آخری چند اشعار میں غیب سے پردہ ہٹاتے ہوئے دجال، امام مہدی اور حضرت عیسیٰؑ کے ظہور کا بیان کر کے جب قیامت کے قریب آ کر قدرت کے رازوں کو مزید آشکارا کرنے سے خود کو روکتا ہے تو انسان کا دل خوف

59 خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش
در سال كُنتُ كَنزًا باشد چنیں بیانہ

ترجمہ: اے نعمت اللہ شاہ! خاموش ہو جا، رب کے رازوں کو ظاہر نہ کر۔
میں یہ واقعات (كُنتُ كَنزًا) پانچ سواڑتالیس صدی ہجری بمطابق 1153ء عیسوی میں بیان کر رہا ہوں)۔

ک۔ن۔ت۔ک۔ن۔ز۔ا 20+50+400+20+50+7+1=548ء ہجری بمطابق 1153ء عیسوی۔

60۔ لیکن حضرت نعمت اللہ شاہ ولی نے اپنی پیشنگوئی کے گزرے ہوئے ردیف ''پیدا شود'' کے اشعار لکھنے کا سال اُسی ردیف کے ایک شعر میں ہجری 570ھ بمطابق 1174ء عیسوی بیان کیا ہے۔گویا قافیہ ''زمانہ، بہانہ وغیرہ'' کے پیشنگوئی اشعار اور ردیف ''پیدا شود'' کے اشعار لکھنے کی تاریخوں کے درمیان 21 سال کا فرق ہے۔جس کا مطلب یہ ہوا کہ پیشنگوئی کے بارے حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کا غیبی مکاشفہ ومشاہدہ دو عشروں سے زائد عرصہ پر محیط ہے۔

61. پیشنگوئی: ابتداء تا اختتام

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی پیشنگوئی کے قصیدے کے اشعار کی تعداد بعض حوالوں سے دو ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے لیکن ہمیں ان کے قریباً 350 اشعار دستیاب ہو سکے ہیں۔ جن میں سے ہم نے ایسے چیدہ چیدہ اشعار کو منتخب کیا ہے جو 850 سال قبل سے لے کر آج تک اور پھر مستقبل میں قرب قیامت تک انتہا اہمیت کے تاریخی واقعات کو صاف، واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ یہ بات کسی قدر حیران کن ہے کہ سید المرسلین، خاتم النبیین، شافع روزِ محشر حضرت محمد ﷺ کے بعد خلفائے راشدین، صحابہ کرامؓ، تابعین، آئمہ کرام، بلند روحانی مراتب پر فائز بزرگانِ دین، غوث، قطب، ابدال اور بے شمار اولیاء کرام وصوفیاء عظام گذرے ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے قریباً ایک ہزار سال پر محیط اتنی طویل اور مستند پیشنگوئی کرنے کا یہ غیر معمولی مرتبہ کسی اور روحانی شخصیت کو عطا کیا ہو انظروں سے نہیں گذرا۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی 850 سالہ پیشنگوئی کے بڑے بڑے واقعات اور حوادث کا احاطہ کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے امیر تیمور کے بعد لودھی خاندان کے بادشاہ سکندر لودھی اور ابراہیم لودھی کے دور حکومت کا ذکر کیا ہے۔ اور پھر بابر سے لیکر خاندان مغلیہ کے 300 سالہ دور حکومت کے تمام حکمرانوں کے نام اور ان کی مدت حکمرانی اپنے پیشنگوئی قصیدے کے اشعار میں ترتیب وار بیان کی ہے اس کے علاوہ انہوں نے بابر ہی کے دور میں سکھوں کے پیشوا گرونانک کا ذکر بھی کیا ہے جو 1441ء میں پیدا ہوئے اور 1538ء میں وفات پا گئے۔ بابر کے بعد شیر شاہ سوری کے ہاتھوں ہمایوں کی شکست اور سوری خاندان کا ذکر بھی پوری سند کے ساتھ موجود ہے۔

وہ جنگ عظیم اول کی مدت اور اس میں ایک کروڑ 31 لاکھ لوگوں کی ہلاکت کی پیشنگوئی کے علاوہ 21 سال بعد جنگ عظیم دوئم کا ذکر بھی اپنی پیشنگوئی میں 800 سال قبل بیان کر چکے ہیں۔ جنگ عظیم اول کے بعد قائم خصوصی حکومتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ اس جنگ میں ایک کروڑ اور کم وبیش 30 لاکھ لوگ ہلاک ہوئے۔ یعنی وہی تعداد بتائی جو حضرت نعمت اللہ شاہ ولی اپنے

اس شعر میں 800 سال قبل بتا چکے ہیں:

جنگ عظیم باشد، قتل عظیم سازد
یک صد و سی و یک لک باشد شمار جانہ

تمام ہندوستان پر 100 سال کی حکومت کے بعد انگریزوں کے چلے جانے کا واقعہ الگ بیان کر چکے ہیں۔ انگریزوں ہی کے دور حکومت میں مہلک جنگی ہتھیاروں اور مشرق میں بیٹھ کر مغرب سے آنے والی آوازوں اور نغموں کو سننے کے سائنسی آلات اور ایجادات کا نصف ہزار سال قبل پیشن گوئی کرنا ایک الگ حیران کن کرامت ہے۔ متحدہ ہندوستان کا دو حصوں میں تقسیم ہونے کا ذکر بھی وہ قیام پاکستان سے 800 سال پہلے کر چکے ہیں۔ وہ ستمبر 65ء کی پاک بھارت 17 روزہ جنگ کا دورانیہ بھی ''ایام ہفدہ'' (سترہ دن) کے فارسی الفاظ میں بیان کر کے انسان کو انگشت بہ دندان کر دیتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی قیام پاکستان کے ''بست و سہ ادوار'' یعنی 23 سال بعد دوبارہ بھارت کے ساتھ 1971ء کی جنگ میں مسلمانوں کی خونریزی اور تباہی و بربادی کی داستان المناک نہایت سوز و گداز کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ اسی ظلم و بربریت کے سائے تلے پاکستان دولخت ہوا۔ توفیق الٰہی سے غیب کے پردوں میں جھانکنے والا یہ ولی اللہ ماضی قریب، حال اور مستقبل میں کثیر الجہت سماجی اور معاشی برائیوں، سود، رشوت، بدعت، شراب خوری، عصمت فروشی، فسق و فجور، اغلام بازی اور مادر پدر آزاد جنسی سیہ کاری، علماء اور مفتیان کی جہالت اور ریاء کاریوں کا تذکرہ آزادانہ اور بیباکانہ طور سے کرتے ہیں۔ زمانہ حال میں مسلمانوں کے ہاتھ کام چلانے والے آدمیوں (جو ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہو سکتے ہیں) کا آنا تو ایک نیک بشارت ہے لیکن دوسری جانب قاضی یعنی جج کی لڑائی اور عدلیہ کی رشوت خوری اور پھر ''چور'' اور ''ڈاکوؤں'' کے سر پر دستار فضیلت رکھنا اور نیا نظام لانے کے پُرفریب نعروں سے عوام کو بیوقوف بنانا، پیشن گوئی قصیدے کے ایسے پُرمعنی اور بھیانک حقائق ہیں جو آج کل (2010ء) میں سب کے سامنے ہیں۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی 850 سالہ مشہور زمانہ پیشنگوئی میں اب تک ماضی اور زمانہ حال

کرتے ہیں۔ جس پر مسلمان صبر سے کام لیں گے۔ اگلے مرحلے پر اعراب پہاڑوں، بیابانوں اور صحراؤں سے مدد کے لئے نکل آئیں گے۔ جبکہ چترال، نانگا پربت، چین کے ساتھ گلگت اور تبت کا علاقہ میدان جنگ بن جائے گا۔ اب حضرت نعمت اللہ شاہ ولی اپنی پُراسرار پیشگوئی میں نہایت سخت اور سنگین اور خونیں منظر پیش کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ اس دوران دریائے اٹک (دریائے سندھ) کفار کے خون سے تین مرتبہ بھر کر جاری ہوگا۔ کیا اس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ ہندوستانی فوج پاکستانی سرحد کراس کر کے آزاد کشمیر کی طرف پیش قدمی کرے گی یا قراقرم کی شاہراہ کاٹ کر کہ چین کی طرف سے پاکستان کو مدد نہ پہنچ سکے، آگے پیش قدمی کرتے ہوئے دریائے اٹک (دریائے سندھ) کے پل یا تربیلا ڈیم تک پہنچنے میں کامیاب ہوگی یا تیسری حالت یہ کہ وہ لاہور یا ماضی کیطرح سیالکوٹ کے راستے نیشنل ہائی وے پر کنٹرول حاصل کر کے دریائے اٹک تک پہنچ جائے گی؟ یہ سوال اس لئے ذہن میں اُبھرتا ہے کہ کفار (اغلباً بھارتی فوج) دریائے اٹک تک پہنچے گی جبھی تو ''کفار کے خون'' سے دریائے اٹک تین مرتبہ بھر کر جاری ہوگا کہ شاید یہاں دشمن کی فوج کو سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے۔ ایسے میں غالب قیاس یہ ہے کہ بھارت کی فوجی اسٹریٹجی یہ ہوگی کہ وہ واہگہ اور چند دیگر محاذوں پر جنگ جاری رکھنے کے علاوہ وہ دریائے اٹک (دریائے سندھ) عبور کر کے پشاور کے راستے آگے پیش قدمی کرتے ہوئے افغانستان میں داخل ہو کر شمال مغرب کی جانب کسی ایک نو آزاد جمہوری ریاست کے ذریعے روس تک رسائی حاصل کرنا چاہے گا۔ تاکہ پاکستان اور چین کی باہمی گٹھ جوڑ کی طرح وہ بھی روس کے ساتھ جغرافیائی طور پر براہ راست منسلک ہوسکے۔

پچھلے دو چار سال سے اہلِ عجم کے ممالک پاکستان، ترکی، افغانستان اور ایران کے مابین تجارت، معیشت، ثقافت اور دفاعی شعبوں میں باہمی تعاون سے متعلق حکومتی سربراہوں کی غیر معمولی ملاقاتوں کا سلسلہ پیشگوئی کے الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کے ابتدائی اقدامات ظاہر کرتے ہیں جسے صحیح اسلامی جذبے کے ساتھ آگے بڑھانا چاہیے۔ بقول راقم ''رکھو ربط باہم جہاد و اذاں تک''۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ''مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔''

پچھلے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے پیشگوئی کے اشعار کے مطابق کم وبیش انہی ایام میں کابل (افغانستان) کے لوگ ''کفار کے قتل'' کے لئے نکل آئیں گے۔ جبکہ پیشگوئی کا اگلا ایک شعر مجاہدانہ جذبے کا نکتہ عروج ظاہر کرتا ہے:

از غازیان سرحد لرزد زمیں چو مرقد

بہر حصولِ مقصد آیند والہانہ

ترجمہ: سرحد کے غازیوں سے زمین مرقد کی طرح لرزے گی۔ وہ مقصد کے حاصل کرنے کے لئے دیوانہ وار آئیں گے۔ (اَللّٰہُ اَکْبَرُ)۔

دوسری جانب ترکی، چین، ایران، عرب اور مشرق وسطی کے مسلمان والہانہ جذبے کے ساتھ یکجا ہوکر پنجاب، شہر لاہور (جو غالباً ہاتھ سے نکل چکا ہوگا) کشمیر، دریائے گنگا اور دریائے جمنا کے درمیان دوآب کا علاقہ اور شہر بجنور پر غالبانہ قبضہ کرلیں گے۔ نہ صرف یہ بلکہ دین اور ایمان کے بدخواہ لوگ جان سے مارے جائیں گے اور تمام ہندوستان (حکومت) ہندوانہ رسم ورواج سے پاک ہو جائیگا۔ کافر مغلوب ہوجائیں گے اور مسلمانوں کا جری لشکر اور مجاہدین خوبرو لڑکیوں اور حسین دلرباؤں کو مال غنیمت کے طور پر اپنی ملکیت میں لے لیں گے۔

اسی دوران ہندوستان کی طرح مغرب یعنی یورپ کی تقدیر بھی خراب ہوجائے گی اور تیسری جنگ عظیم شروع ہوجائے گی۔ اس میں دو الف یعنی امریکہ اور انگلستان میں سے ایک الف (انگلستان) روس کے حملے سے ایسا تباہ ہو جائے گا کہ اس کا ایک نقطہ بھی باقی نہ رہے گا۔ بلکہ اس کا نام اور تذکرہ صرف تاریخ کی کتابوں میں ہی باقی رہ جائے گا۔

اس پیشنگوئی میں اسلام کے تین اہم شخصیات، شیر علی شاہ، عبدالحمید اور حبیب اللہ کے نام بھی آتے ہیں جو شاید مستقبل میں ظاہر ہوں۔ اس کے علاوہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی نے ''مے بینم'' کی ردیف میں ایران کے بارے پیشنگوئی کے الگ قریباً 105 اشعار لکھے ہیں جن میں مستقبل میں ظاہر ہونے والے بہت سے واقعات، بادشاہوں اور حکمرانوں کے نام اور ان کی مدت حکمرانی کا ذکر موجود ہے۔ لیکن فی الحال اس کتاب میں وہ اشعار شامل نہیں کیئے گئے ہیں۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی اس منفرد پیشنگوئی کو اپنے اختتام کی طرف لے جاتے ہوئے جاننا چاہیے کہ ہندوستان پر اسلام کا غلبہ 40 سال تک قائم رہے گا۔

لیکن اس کے بعد جیسے کہ ہر مسلمان قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' قرب قیامت کی انتہائی قریبی نشانیوں کا ظہور شروع ہو جائیگا۔ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی آفاقی پیشنگوئی کے مطابق ایران کے شہر اصفہان سے دجال لعین ظاہر ہوگا۔ اچانک حج کے دنوں میں امام مہدیؑ علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ ان کے ظاہر ہونے کی شہرت دنیا بھر میں پھیل جائیگی۔ اُدھر دجّال (کافر) کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتر آئیں گے۔ اپنی شہرہ آفاق پیشنگوئی کے اس نازک ترین اختتامی مرحلہ پر آکر حضرت نعمت اللہ شاہ ولی اپنے آخری شعر میں رب کے رازوں کو مزید افشاء کرنے سے اپنے آپ کو روکتے ہوئے کہتا ہے:

"خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش"

ترجمہ: اے نعمت اللہ شاہ! خاموش ہو جا۔ رب کے رازوں کو ظاہر نہ کر۔

انہوں نے زمانہ، فاتحانہ، غائبانہ وغیرہ قافیہ والے پیشنگوئی کے اشعار کی تحریر کا سال "کنت کنزا" یعنی ہجری 548ھ بمطابق عیسوی 1153ء لکھا ہے جبکہ "پیدا شود" ردیف کے اشعار لکھنے کا سال ہجری 570ھ بمطابق 1174ء لکھا ہے۔ چنانچہ جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے، دونوں تاریخوں میں 21 سال کا فرق ہے۔ جس کا مطلب بظاہر یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت نعمت اللہ ولی پر پیشنگوئی کے واقعات کا مکاشفہ و مشاہدہ 21 سال سے زائد عرصہ پر محیط ہے۔

حضرت نعمت اللہ شاہ بخاری 105 سال کی عمر میں ایران کے شہر کرمان میں وفات پا گئے جہاں ان کی قبر مبارک ہے، جس پر سلطان شہاب الدین بہمنی نے وسیع گنبد و بارگاہ تعمیر کروائی۔

"آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے"

(اقبال)

لہٰذا آخر میں یہ تجویز ہے کہ چونکہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی ماضی اور حال کے بارے بالعموم اور مستقبل کے بارے بالخصوص پیشنگوئی کے اشعار عوام اور خواص کے علاوہ موجودہ اور آئندہ آنے والے

مرانوں، سیاستدانوں اور خاص کر پاکستان کے تینوں مسلح افواج کے جرنیلوں اور سربراہوں کی خصوصی اور
ہنائی سنجیدہ توجہ کے متقاضی ہیں، اس لئے اگر G.H.Q میں ایک الگ تحقیقاتی سیل یا ''پروفیسی ریسرچ
ٹر'' (Prophecy Research Centre) تشکیل دیکر مستقبل کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے
ی وسائل اور روائتی علوم سپہ گری کے ساتھ ساتھ ان روحانی اور غیبی معلومات کی روشنی میں حربی حکمت عملی،
ی منصوبہ بندی اور کثیر الجہت سٹریٹجی ترتیب دی جائے تو یہ ایک دانشمندانہ اور دوراندیشانہ اقدام ہوگا۔ اسی
ح پی۔ ایچ۔ ڈی کے طلباء پیشنگوئی کے اس موضوع کو تھیسیس (Thesis) کیلئے منتخب کر سکتے ہیں جبکہ
فیسر صاحبان کیلئے مزید تحقیق کا دروازہ کھلا ہے۔

اہل فہم وفراست اور روحانی بصیرت وبصارت رکھنے والے دانشور جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے
زیدہ بندے کی زبان سے ایسی منفرد و مفصل پیشنگوئی صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی خصوصی عنایت اور توفیق سے
مکن ہو سکتی ہے۔ لہٰذا یہ کوئی بے مقصد شاعری یا غزل گوئی نہیں ہے بلکہ یہ پیشنگوئی اللہ بزرگ وبرتر کی طرف
ے اہل ایمان کیلئے غیبی علم کا ایک بیش بہا خزانہ ہے تاکہ مسلمان اس کی رہنمائی سے استفادہ کرتے ہوئے
نے والے گھمبیر حالات وواقعات، نامعلوم حادثات، ناگہانی آفات اور پرفتن خطرات سے نمٹنے کے لئے بروقت
ری کریں اور یوں باطل قوتوں پر غلبہ حاصل کر کے دینی ودنیوی کامیابی کے اعلیٰ وارفع مقام تک پہنچیں۔

نعمت اللہ نشستہ در کنجے
ہمہ را در کنارے بینم

رجمہ: نعمت اللہ شاہ ایک کونے میں بیٹھا ہوا ہے، میں سب کچھ ایک کنارے سے دیکھ رہا ہوں۔